

هَذَا شَجَرٌ طَيِّبٌ أَصْلُهُ ثَابِتٌ وَفَرْعُهُا فِي السَّمَاءِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَنَّانِ الَّذِي بَارَكْنَا بِرَسُولِهِ وَمَا فِيهِ مِنْ نِعَمٍ

فیضان علی پور

المعروف بہ

النوار تیراہ شریف

جنہیں جناب حضرت زبیدہ العارفین قدوہ السالکین جناب
حافظ حاجی سید مولوی جماعت چلیشاہ حنفی نقشبندی
مجددی نوری کی خاندان تیراہی کے بزرگوں کی کیفیت و
تواریخی حالات مندرج ہیں اور نظم و شعر عجیب و غریب شجرے
مترقوم ہیں جس کے پڑھنے سے ایماندار کو لذت حاصل ہوتی ہے
ازترقیات خادم الخدام فقیر محبوب احمد عرف
عاجز تیرہ شاہ حنفی نقشبندی مجددی الترمذی
نسب مالک خواجہ احسن شاہ دار کشمیری نقشبندی
مجددی الترمذی کتبہ کرم و دیگران متصل سید عید لون مکان

بدرطبع خادم پنجاب پریس امرت سرزبورطبع پوشیدہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شیاً لیلہ چون گدائے مستمند	المدد خواہم شاہ نقشبند
ای نقشبند عالم نقشے مرابہ بند	نقشہ چنان بہ بندو کہ گویند نقشبند
یا شاہ نقشبند بند کشا	مشکلے دارم از برائے خدا

بعد از حمد بار تعالیٰ و صلوة بر حبیب رب العالمین ناظرین اہل یقین پر لازم ہے کہ کوئی سخت محبت و شکل آن پڑے تو اس شجرہ طیبہ کو بہ ترکیب مفصلہ ذیل ۲۱ یا ۴۱ یا ۱۱۱ دن بوقت تہجد پڑھے۔ با خلوص دل عجز و اضطراری سے دعا مانگے انشاء اللہ قبول ہو اور شکل آسان ہو۔ پہلے دو رکعت تہجد الوضوء بعد از ان دو رکعت تہجد اون میں گیارہ گیارہ بار سورۃ اعلیٰ ایک بار آیت الکرسی پڑھے۔ اور بعد از ان ۱۰۰ و ۱۰۰۰ نجات شتر بار یا ہزارہ دو سو بار پڑھے اور استغفار ستروا سو مرتبہ پڑھے۔ بعد از ان یہ شجرہ طیبہ پڑھ کر سجدہ میں تین بار یا ارحم الراحمین یا اللہ یا رحمن یا حق یا قیوم یا نور السموات و الارض یا بدیع السموات و الارض یا الہ الاولین یا الہ الآخرین اقصی حاجتی بحق عبدک عبدک محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ و بحق ہدیہ الاولیاء و الکرام و الصالحین انعام علیہم الرحمۃ و الرضوان۔ +

یا مجدد الف ثانی کرمد بحسب رغبت
نعمت دارین حق سے جلد تر مجھ کو دلا

الملت
فقیر محبوب احمد المعروف حاجزہ شہ غفر اللہ لوالدہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمد الله ونصلی ونسلم علی سوله الرّف الرّحیم

سپاس بقیاس اوس واحد مطلق و موجود حقیقی کو جس نے بشمار انبیاء و اولیاء کو مخلوق کی رہنمائی کے واسطے متواتر ارسال فرمایا۔ اور صلوات طہیات بھید و تسلیات بعید و اوس ذات مقدس و ملکہ حبیب پاک صاحب کولاک سیدنا و شفیعنا و مولانا و ناصرنا حضرت رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام الی یوم الاکھظیم پر جسکی ذات ستودہ صفات پر نبوت و رسالت کی تہر لگ گئی۔ اور انکے آل اطہار و اصحاب اخیر پر جسکی ہمت و وسیلہ سے انوار الہی و برکات نبوی اس امت مرحومہ مغفورہ تک پہنچے۔ +

اما بعد اس عاجز گد درگاہ اہل طریقت کے دل میں عرصہ بعید سے ارادہ تھا کہ کوئی شجرہ طیبہ ایسا تیار ہو جائے کہ نظم بھی ہو۔ اور شرب بھی ہو۔ اور ضروری حالات تواریخی بھی ہوں جو خدا کے فضل و کرم سے یہ شجرہ متبرکہ ہر ایک مقصد حاصل کرنے کے لئے از بس مفید ہے۔ پہلے عربی و شجری پھر اردو نظم پھر ایک شجرہ مع شرح لکھا جاتا ہے۔ ناظرین اہل یقین و معتقدین صوفیہ کرام پر لازم ہے کہ اس شجرہ کو بعد از نماز تہجد یا صبح کے نماز کی بعد معہ اول آخر گیارہ بار درود شریف ضرور ہی پڑھ لیا کریں۔ ہر اک مقصد کے لئے نافع ہے۔ +

عربی شجرہ نمبر ۱

اللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ فَضْلاً عَظِیْماً وَ عَفْواً کَرِیْماً وَ نَصْراً حَزِیْناً وَ فِتْحاً مُبِیْناً بِحَسْبِ سَیِّدِ مُحَمَّدٍ
اے خداوند ہم تجھے مانگتے ہیں بڑا فضل اور نیک معافی اور نصرت یا فرت اور فتح نمایان بحق حضرت محمد علیہ السلام
اللّٰهُمَّ مَنِّجْنَا مِمَّا نَخَافُ فِی الدَّارِیْنِ بِحَرَمَتِہِ سَیِّدِنَا الْوَلِیُّکَیْنِ الصِّدِّیْقِیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
اے خداوند اہم کو دو جہان میں نجات دے ہر ایک ایسی چیز سے جس سے ہم ڈرتے ہیں بحق صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

اللّٰهُمَّ اجِرْنَا مِنَ النَّارِ بِحَرَمَتِهِ سَيِّدِنَا حَضْرَتِ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - اللّٰهُمَّ خْتُمْ

اے خداوند ہم کو نیاہ دے نار دوزخ سے بحق سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ایخداوند ہمارا ختم

لَنَا عَلَى الْإِيْمَانِ بِحَرَمَتِهِ حَضْرَتِ قَاسِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - اللّٰهُمَّ اهْدِنَا الصِّرَاطَ

ایمان پر کر دے بحق حضرت قاسم رضی اللہ عنہ ایخداوند ہم کو سیدھی راستہ

الْمُسْتَقِيمَ بِحَرَمَتِهِ سَيِّدِنَا جَعْفَرُ الصَّادِقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - اللّٰهُمَّ اجِرْنَا مِنَ

محکم و ثابت قدم رکھ بحق حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ ایخداوند ہم کو نیاہ دے

خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ بِحَرَمَتِهِ حَضْرَتِ سُلْطَانِ الْعَارِفِينَ بَايَزِيدَ

دنیا کی ذلت اور عقیقی کے عذاب سے بحق حضرت بایزید

بِطَهْمَى رَحْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْهِ - اللّٰهُمَّ نَوِّرْ قُلُوبَنَا بِنُورِ مَعْرِفَتِكَ بِحَرَمَتِهِ حَضْرَتِ

بطہمی رحمتہ اللہ علیہ ایخداوند ہمارے دلوں کو اپنے معرفت کے نور سے نور کر بحق حضرت

أَبُو الْحَسَنِ خُرَقَانِ رَحْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْهِ - اللّٰهُمَّ اقْضِ حَاجَاتِنَا بِحَرَمَتِهِ حَضْرَتِ

ابو الحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ ایخداوند ہماری حاجتیں پوری کر بحق حضرت

أَبُو حَلِي رَحْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْهِ - اللّٰهُمَّ اغْفِرْ ذُنُوبَنَا بِحَرَمَتِهِ حَضْرَتِ

الرعلى رحمتہ اللہ علیہ ایخداوند ہمارے گناہ بخش دے بحق

أَبُو يُوسُفَ رَحْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْهِ - اللّٰهُمَّ اسْتُرْ عِيُونَنَا بِحَرَمَتِهِ حَضْرَتِ شَاعِيْدِ

ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ ایخداوند ہمارے عیون کو پردہ کر بحق عبد الخالق

الْخَالِقِ رَحْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْهِ - اللّٰهُمَّ أَشْرَحْ صُدُورَنَا بِحَرَمَتِهِ حَضْرَتِ

رحمتہ اللہ علیہ ایخداوند ہمارے سینوں کو کھول دے بحق حضرت

مُحَمَّدُ عَارِفُ رَحْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْهِ - اللّٰهُمَّ طَهِّرْ قُلُوبَنَا بِحَرَمَتِهِ حَضْرَتِ مُحَمَّدِ

محمد عارف رحمتہ اللہ علیہ ایخداوند ہمارے دلوں کو پاک کر بحق محمد

رَحْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْهِ - اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ بِحَرَمَتِهِ

رحمتہ اللہ علیہ ایخداوند ہمارا سوال تجھ سے عفو اور عافیت کا ہے۔ بحق حضرت

حَضْرَتِ عَزِيزَانَ عَلَى رَحْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْهِ +

خواجہ عزیزان علی رحمتہ اللہ علیہ

اللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا فِي الْفُسَيْنَا صَغِيرًا وَفِي الْاَعْيُنِ النَّاسِ كَبِيرًا بِجُرْمَةِ حَضْرَتِ يَا بَا
اے خداوند کرہمکو ہمارے دلوں میں چھوٹا اور لوگوں کی آنکھوں میں بڑا بحق حضرت بابا

سما سی رحمة الله عليه - اللّٰهُمَّ اَوْصِلْنَا اِلَى مَقَاصِدِنَا بِجُرْمَةِ حَضْرَتِ
سما سی رحمتہ اللہ علیہ - ایخداوند ہمکو پہونچا ہمارے مقصدوں تک بحق

میں کمال رحمة الله عليه - اللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تَهْلِكْنَا
میر کمال رحمتہ اللہ علیہ - اے خداوند نہ مار ہمکو ساتھ غضب اپنے کے

بِعَذَابِكَ بِجُرْمَةِ خَواجِه محمد بهاؤ الدین نقشبند بخاری رحمة الله عليه
اور نہ ہلاک کر ہمکو ساتھ عذاب اپنے کے بحق حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ

اللّٰهُمَّ اكْفِنَا فِي مُهِمَاتِنَا بِجُرْمَةِ حَضْرَتِ علاؤ الدین عطار رحمة الله عليه -
ایخداوند ہمارے مہات میں کفایت کر بحق حضرت علاؤ الدین رحمتہ اللہ علیہ

اللّٰهُمَّ احْنِ عَاقِبَتَنَا بِجُرْمَةِ حَضْرَتِ يعقوب رحمة الله عليه
اے خداوند ہماری عاقبت نیک کر بحق حضرت یعقوب رحمتہ اللہ علیہ

اللّٰهُمَّ لَا تُؤَاخِذْنَا بِمَا نُسِنَا وَ اخْطَاْنَا بِجُرْمَةِ حَضْرَتِ عبید الله رحمة الله عليه
اے خداوند نہ پکڑ ہمکو ساتھ ہمارے بھول چوک کے بحق حضرت عبید اللہ رحمتہ اللہ علیہ

اللّٰهُمَّ انصُرْنَا فِي اُمُورِنَا بِجُرْمَةِ حَضْرَتِ محمد زاهد رحمة الله عليه
اے خداوند مدد کر ہماری بیچ کاموں کے بحق حضرت محمد زاهد رحمتہ اللہ علیہ

اللّٰهُمَّ حَلِّ مُشْكِلَاتِنَا بِجُرْمَةِ حَضْرَتِ درویش محمد رحمة الله عليه
اے خداوند ہماری مشکلیں آسان کر بحق حضرت درویش محمد رحمتہ اللہ علیہ

اللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَكَرَاتِ الْمَوْتِ بِجُرْمَةِ حَضْرَتِ محمد مقتدا رحمة الله عليه
اے خداوند موت کی سختی ہم پر آسان کر بحق محمد مقتدا رحمتہ اللہ علیہ

اللّٰهُمَّ سَهِّلْ عَلَيْنَا غَيْرِنَا بِجُرْمَةِ حَضْرَتِ عبد الباقي رحمة الله عليه
اے خداوند ہماری سختیاں ہم پر آسان کر بحق حضرت باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ

اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي رُوحِي نُورًا فِي عَيْنِي نُورًا وَاجْعَلْنِي لُورًا
ایخداوند پیدا کر میری دل میں نور اور میری روح میں نور اور میری آنکھ میں نور اور کردی مجھ ہی کو نور

بجۃ حضرت شیعہ احمد مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ - اَللّٰهُمَّ

حضرت شیخ احمد فاروقی کاہلی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ ایجاوند

اجعلنا من لدنک سلطاناً نصیراً بجۃ حضرت محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ

کرہکو اپنی طرف سے سلطان منصور بحق حضرت محمد معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي الرِّزْقِ وَالْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ بِجۃ حضرت محمد

ایجاوند ہمارے مال و اولاد و رزق میں برکت کر بحق حضرت محمد

حجۃ اللہ رحمۃ اللہ علیہ - اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَا أَبْوَابَ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ

حجۃ اللہ رحمۃ اللہ علیہ - ایجاوند کھول دے ہمارے واسطے دروازے اپنی فضل و

بجۃ حضرت محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ - اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا عِنْدَكَ عَزِيزًا

رحمت کے بحق حضرت محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ - ایجاوند کرہکو اپنے نزدیک غالب

مَنْصُورًا بِجۃ حضرت محمد قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ - اَللّٰهُمَّ

دلفرت یافتہ بحق حضرت محمد قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ - ایجاوند

أَحْيَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَأَمِتْنَا عَلَى الْإِيمَانِ بِجۃ حضرت حافظ جمال

زندہ رکھ کرہکو اسلام پر اور مارہکو ساتھ ایمان کے بحق حضرت حافظ جمال

اللّٰهُمَّ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ - اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ وَالْحَقِّنَا بِالصَّالِحِينَ

اللہ رحمۃ اللہ علیہ - ایجاوند مارہکو ساتھ بزرگوں کے اور ملادی صالحین

بِجۃ حضرت محمد عسے رحمۃ اللہ علیہ - اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَيْنَا وَمِيتِنَا بِجۃ

کے ساتھ بحق حضرت محمد عسے رحمۃ اللہ علیہ - ایجاوند بخش دے ہماری زندون اور مردون کو

حضرت محمد فیض اللہ رحمۃ اللہ علیہ - اَللّٰهُمَّ تَجَاوَزْ عَنْ سَائِنَا بِجۃ

بحق محمد فیض اللہ رحمۃ اللہ علیہ - ایجاوند درگزر کر ہماری برائیوں سے

حضرت نور محمد رحمۃ اللہ علیہ - اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا حُبَّكَ وَحُبَّ

بحق حضرت نور محمد رحمۃ اللہ علیہ - اے خداوند عطا کرہکو اپنے

حَبِيبِكَ بِجۃ حضرت فقیر محمد رحمۃ اللہ علیہ - اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا

محبت اور اپنے حبیب پاک کی محبت بحق حضرت فقیر محمد رحمۃ اللہ علیہ - ایجاوند بنا کرہکو

لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا مَّاجِدًا هَادِيًا مَرشِدًا وَمُخَدِّمًا حَضْرَتِ سَيِّدِ حَافِظِ حَاجِي
مُتَّقِيُونِ كَا اِمَامِ بَاقِ حَضْرَتِ پَرُو مَرشِدِ وَمُخَدِّمِ بِنْدَہِ جَنَابِ حَافِظِ حَاجِي

جماعت علیشاہ علی پوری ادا م اللہ ظلالہ علی المترشدین و فیضانہ
سید جماعت علیشاہ صاحب علی پوری خدا ہمیشہ رکھے سایہ اونکا سب مریدوں پر اور فیضاً
علی المسلمین آمین آمین آمین !!! برحمتک یا ارحم الراحمین +
ادخا سب مسلمانوں پر۔ خدا یا قبول کر۔ قبول کر ساتھ اپنی رحمت کاملہ کے۔ +

سبحان اللہ سبحان اللہ شجرہ کیا ہے گویا قرآن و حدیث کی دعاؤں کا لب لباب اور تمام ارمیہ
ماتورہ کا عطر ہے۔ کون ہے جو اسکو پڑھے اور اپنے مقاصد و مرادات کو پہنچے جسے اس شجرہ مقبولہ
و متبرکہ کو پڑھا دے گویا تمام دعائیں پڑھ لین کیونکہ ہر اک دعا جو انسانی ضروریات کے متعلق ہے اس
شجرہ طیبہ میں موجود ہے۔ ہمارے دوستوں کو جب کوئی مصیبت و مشکل درپیش آوے۔ تو
شجرہ مذکور کا ورد رکھیں ۲۱ یا ۲۲ روز کے اندر مشکل حل ہوگی بشرطیکہ صدق دل و خلوص و
حضور قلب سے پڑھے اور دل و زبان کو پاک رکھے۔ اگر شجرہ مذکور کے بعد یہ دوسرا شجرہ بھی
پڑھ لیا کریں تو کیا ہی خوب ہے۔ +

شجرہ عربی نمبر ۲

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ۔ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَسَيِّدِنَا ابْنِ أَبِي بَكْرٍ صَاحِبِ۔ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَيِّدِنَا سُلَيْمَانَ
صَاحِبِ۔ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَسَيِّدِنَا قَاسِمِ صَاحِبِ۔ اللَّهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَسَيِّدِنَا جَعْفَرِ الصَّادِقِ صَاحِبِ۔ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَيِّدِنَا يَازِيدِ صَاحِبِ۔ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَيِّدِنَا
ابْنِ الْحَسَنِ صَاحِبِ۔ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَيِّدِنَا ابْنِ أَبِي عَلِيٍّ صَاحِبِ۔
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَيِّدِنَا ابْنِ أَبِي يُونُسَ صَاحِبِ۔ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

علی محمد و سیدنا عبد الخالق صاحب۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
 سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَارِفِ صَاحِبِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
 صَاحِبِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ سَیِّدِنَا عَزِیزَانِ عَلٰی صَاحِبِ۔ اَللّٰهُمَّ
 صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ سَیِّدِنَا یَا یَا سَمَاسٰی صَاحِبِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
 مُحَمَّدٍ وَ سَیِّدِنَا عَلَاؤُ الدِّیْنِ صَاحِبِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ سَیِّدِنَا
 یَاقُوبِ صَاحِبِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ سَیِّدِنَا عَبَّیْدُ اللّٰهِ صَاحِبِ۔
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ سَیِّدِنَا زَاہِدِ صَاحِبِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
 مُحَمَّدٍ وَ سَیِّدِنَا ذُرِّ وَثِیْشِ مُحَمَّدِ صَاحِبِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ سَیِّدِنَا
 شَمْدِ مَقْتَدِرِ صَاحِبِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ سَیِّدِنَا عَیْبِ الدِّیْنِ صَاحِبِ
 صَاحِبِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ سَیِّدِنَا شَیْخِ اَحْمَدِ وَ اَرْوَاقِ صَاحِبِ
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعْصُومِ صَاحِبِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
 عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حُجَّةِ اللّٰهِ صَاحِبِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ سَیِّدِنَا
 مُحَمَّدِ زُبَیْرِ صَاحِبِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ سَیِّدِنَا قَاطِبِ الدِّیْنِ صَاحِبِ
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ سَیِّدِنَا حَافِظِ جَمَالَ اللّٰهِ صَاحِبِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
 وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَجَلِ صَاحِبِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ
 وَ سَیِّدِنَا فِیضِ اللّٰهِ صَاحِبِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ سَیِّدِنَا یَا یَا نَوَّارِ
 مُحَمَّدِ صَاحِبِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ سَیِّدِنَا فَقِیْرِ مُحَمَّدِ صَاحِبِ
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ سَیِّدِنَا وَهَّادِیْنَا وَ مُرْشِدِنَا وَ مُخَدِّمِنَا
 حَافِظِ سَیِّدِ مَا جِی جَمَاعَتِ عَلِیْشَاہِ صَاحِبِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی جَبِّیْكَ
 وَ خَلِیْكَ وَ نَبِیْكَ وَ رَسُوْلَكَ مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِهِ وَ اصْحَابِهِ وَ خَدَمِهِ وَ
 عُلَمَاءِ اُمَّتِهِ وَ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی جَمْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَ الرِّسَالِیْنَ وَ عَلٰی عِبَادِ الصَّالِحِیْنَ
 وَ اَهْلِ طَاعَتِكَ اَجْمَعِیْنَ وَ رَحْمَتَاكَ عَلَیْهِمْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

شجرہ طیبہ اردو نظم نمبر

ہے سدا حمد و ثنایا رب العکے کیواسطے
 یا الہی تجھ پہ ہوں قربان جسم و جان و دل
 گرچہ ہوں جرم و گنہ مین بے نظیر و ہمیشاں
 دل ہونا لان چشم گریبان مصطفےٰ کیواسطے
 در تیری کی جہ سائی ہو میری ہر دم نصیب
 خاک طیبہ ہو میرا جزو بدن تار و زحشر
 دل پہ میری تیر عشق احمدی ہر دم لگے
 سامنے میری ہو وقت نزع روئے مصطفےٰ
 شر شیطان سے سلامت رکھ مجھ میری خدا
 درد و غم سنج و الم اور یاس حرمان و محن
 عرش کے سایہ میں روز حشر ہو میرا مقام
 سے عذاب قبر سے بھگو نجات دے دو الکرم
 بہر بابائی ستماسی ہو وصال احمدی
 دل میں تیرا عشق ہو اور چشم تیرے منتظر
 آتش عشق نبی سے سوختہ ہو جان و دل
 دم بدم ہو ذوق و شوق ذکر ذات و الجلال
 لحد میں ہوں حضرت احمد ہمارے دستگیر
 پار کر کشتی ہماری تو ہی اپنے فضل سے
 میرے دل میں حب درویشان حق دائم ہے
 جلد احباب و اقارب والدین و اہل دین
 دل میں ترک ماسوا ہو اور ہو شجر صدر

اور درود بہجد صاحب لو کیواسطے
 اور میری روح و روان تیری رضا کیواسطے
 پر تیری رحمت تو ہے اہل خطا کیواسطے
 اور صدیق رفیق بریا کے واسطے
 حضرت سلمان فارس باہر کیواسطے
 قاسم اسرار حق ذوالثقا کیواسطے
 سید السادات جعفر مقتدا کیواسطے
 یازید و ابو الحسن اہل صفا کیواسطے
 بوعلی فارمد بحب عطا کیواسطے
 دور ہوں مجھے میری یوسف ثقا کیواسطے
 عبد خالق خواجہ عارف پشیو کیواسطے
 خواجہ محمود و حسن زراولیا کیواسطے
 اور جناب میر صاحب رہنما کیواسطے
 اوس بنجارائی شہر مشکل کشا کیواسطے
 خواجہ عطار صاحب با صفا کیواسطے
 خواجہ یعقوب مقبول خدا کیواسطے
 اوس حبیب اللہ محبوب خدا کیواسطے
 خواجہ زاہد امام اصفیا کیواسطے
 خواجہ درویش محمد بریا کیواسطے
 بخشدے سب کو محمد با وفا کیواسطے
 حمد باقی خواجہ بہر پرہیزا کیواسطے

شیخ احمد حامی شاہ وگدا کے واسطے
 خواجہ معصوم خلیل کبریا کیواسطے
 حجة اللہ صاحب نور و ضیا کیواسطے
 اشرف حیدر حسین مرتضیٰ کیواسطے
 سید عیسیٰ ولی حق نسا کیواسطے
 خواجہ نور محمد مجتبیٰ کے واسطے
 اُس لہذا ئی شہ مشکل کشا کیواسطے
 ہن وہ زار عاقبت مجھ بنوا کیواسطے
 رحمۃ للعالمین خیر الوری کیواسطے

ظلمتِ غفلت عدم ہو نورِ عرفان ہو فردن
 نفسِ شیطان کی شرارت سے مجھے محفوظ رکھ
 مشکلیں آسان ہوں ہر غم سے ہو جائے نجات
 سروستانِ رسالت خواجہ حضرت زبیر
 جنتِ فردوس میں دیجو دکھا اپنا جمال
 منبعِ انوار احمد منظرِ فیضِ الہ
 تاجِ بخش عارفان و نحر سلطان و فقیر
 میں بھی ہوں شامل جماعت میں علی کو اپنا
 ہو نظرِ رحمت کی اس عاجز پیرِ راہین

شجرہ طیبہ اردو دوم مع شرح

(۱) حمد ہے سب خالقِ ارض و سما کیواسطے اور ہو صلاۃ بید مصطفیٰ کیواسطے

فائدہ۔ انسان کے لئے سب سے مقدم کام خدا کی حمد کرنا ہے۔ کیونکہ خدا نے جبکہ بندہ کیواسطے ہر طرح کی نعمتیں ظاہری و باطنی روحانی جسمانی ادنیٰ اعلیٰ بلا محنت محض اپنی فضل و کرم سے پیدا فرمائے ہیں تو اسکی حمد نہ کیجاوے تو کس کی کیجاوے۔ وہ ایسا رحیم و کریم ہے کہ بے سوال بے عبادت بے محنت بے اجرت بجات کمال جرم و خطا اپنے بندوں کی ضرورتوں کو پورا کر دیتا ہے۔ اسکی طرف سے بعض وقت جو حادثات نادرہ وقوع میں آتی ہیں وہ بھی اوس ارحم الراحمین کی عین رحمت کا نشان ہے۔ کیونکہ ہر ایک درد و دکھ ہمارے کئے گئے۔ گناہ دور ہو جاتے ہیں اور مفت میں نیکیاں ملتے ہیں۔ غرض کہ ہر حال میں الحمد للہ والشکر للہ کہنا چاہئے۔ چنانچہ ہی علامتِ بہشتوں کی ہے۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔ اَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ إِلَى الْجَنَّةِ الَّذِينَ يَسْجُدُونَ فِي السَّارِعِ وَالْقَسْرَةِ كَذَلِكَ فِي الْمَشْكُوَاةِ۔ یعنی اول جنت میں وہ لوگ جائیں گے جو خوشی غمی میں الحمد للہ کہتے ہیں۔ اور صلوٰۃ کے صفاتِ حسنہ کی تعریف یا اہل اللہ کے احسانِ انعام کا

تعلیف بھی خدا کی ہی تعلیف ہے۔ بلکہ اذکی تعلیف و شکریہ نکرئی گویا ایک قسم کی ناشکری ہے۔ حدیث میں ہے۔
 مَنْ كَرَّمَ يَحْمَدُ النَّاسَ كَمْ يَحْمَدُ اللَّهُ مَنْ لَمْ يَشْكُرْ النَّاسَ كَمْ يَشْكُرُ اللَّهُ ط یعنی جس نے بندوں کی تعلیف
 و شکریہ کیا اوس نے گویا خدا کا شکریہ نہ کیا۔ البتہ فاسفون۔ قاجرون دنیا پرستوں کی تعلیف منع ہے۔ پس
 جبکہ حمد الہی بہر حال مقدم ہوئی تو اوس کے جیب پاک سرورِ عالم فخر انبیاء و خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی
 درود شریف پہنچنا از حد ضروری ہے کیونکہ یہ بھی ایک قسم کی حمد و شکر ہے۔ وجہ یہ کہ خدا نے اس امت
 کو کُل نعمتوں سے بڑھ کر وجود باوجود مسعود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت عمدہ نعمت عظیم بخشی
 ہے۔ اور پیغمبر بھی کیا جسکی شان یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بھی اور فرشتے بھی اور علمہ اہل ایمان بھی اس پر درود
 شریف و سبدم ہر لحظہ بھیجتے ہیں۔ اور اسی پیغمبر کی شان ہے کہ جب آپکا نام پاک لیا جائے تو ایمان دار پر
 لازم ہے کہ درود پڑھے اور اگر آپکا ذکر مبارک کہہ کر کوئی شخص درود شریف نہ پڑھے تو اوس کے واسطے سخت
 وعید ہے یعنی روزِ قیامت ہی نخل ہے۔ شقی سے ظالم ہے۔ جیسا کہ احادیث میں آیا ہے۔ اور جس عاکی اول آخر
 نہ درود پڑھا جاوے تو وہ دعا معلق رہتی ہے۔ اور صد احادیثوں میں فضیلت آئی۔ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبُشَيْرُ تَرَانِي وَجْهَهُ فَقَالَ إِنَّهُ
 جَاءَنِي جِبْرِيلُ فَقَالَ أَمَّا تَرْضَى يَا مُحَمَّدُ أَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّيْتُ
 عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا كَذَا فِي الْمَشْكُوتِ
 بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ یعنی ایک دن حضرت شفیعینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا کہ آیا میرے پاس جبرائیل اور کہا کہ پاک پروردگار فرماتا ہے کہ کیا تو یا محمد ابھی رضی نہیں ہے کہ
 جو شخص تیری امت کے ایک بار درود یا سلام بھیجے تو میں اوس تیری امتی پر رحمت دےں بار بھیجوں گا۔
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَوَجِئِهِ وَبَنَاتِهِ أَجْمَعِينَ
 (۲) فضل و رحمت کے بہرہ پر تیری مولیٰ کریم + ہاتھ اپنا مین اوٹھاتا ہو دعا کیو اسطے

فائدہ۔ ہر ایک انسان کو لازم ہے کہ خدا کی فضل و رحمت پر امید کامل رکھے کیونکہ ایک تو خدا کی رحمت کے
 نا امید ہونا کفر ہے۔ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ۔ وَلَا تَأْيِسُوا مِنْ رَوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَبُومُ
 الْقَاسِيُونَ۔ یعنی خدا کی رحمت کے نا امید نہ ہو کیونکہ رحمت کے تو فاسقین کافرین نا امید ہیں۔ اور بغیر

فضل و رحمت کی ہرگز خلاصی نہیں خواہ کوئی ہو۔ خداوند کریم فرماتے ہیں۔ **وَأَسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ**۔
وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ لَكُنْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ + یعنی خدا سے سوال کرو فضل اس کو کر
 اور اگر خدا کا تم پر فضل نہ ہوتا اور اس کی رحمت تو البتہ تم ہوتے نقصان پائیوالہ۔ حدیث میں ہے۔ **وَأَسْأَلُوا اللَّهَ الْغَفُورَ** رواہ الترمذی یعنی خدا سے عفو کا سوال کرو جیسا کہ خود حضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم نے یہ دعا فرمائی اور اس کی ترغیب دی۔ **اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دُنْيَانَا وَدُنْيَانَا وَالْآخِرَةِ**۔ اور دعا مانگنا ایماندار کا خاصہ ہے۔ اور خدا کی طرف سے اس کی قبولیت کا وعدہ ہے۔
أَدْعُوَنِي اسْتَجِبْ لَكُمْ۔ اور دعا کا قبول ہونا تو مسلم ہے۔ صرف یہ بات یاد رکھنا لازمی ہے کہ حدیث
 میں آیا ہے۔ **الدُّعَاءُ ابْرَدُ الْقَضَاءِ** رواہ ابن ماجہ وغیرہ۔ یعنی دعا قضا کو رد کرتی ہے۔
 مان جو دعائیں قبول ہوں اور نکاح عمدہ بدلہ و اجر قیامت میں ملے گا۔ +

(۳) دل سیاہ لیکے ہوں حاضر تیری کاہن + کر منور نور سے ذات بقا کیو

قائدہ۔ انسان کے اعمال کی اصلی بنیاد و مخزن دل ہے۔ اگر دل صحیح و سالم ہے تو جملہ اعضاء ظاہری و
 باطنی صحیح و سالم ہیں۔ ورنہ برعکس۔ اس واسطے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ **لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ إِلَّا
 مَنْ أَلَى اللَّهَ لِقَلْبٍ سَلِيمٍ** یعنی مال و اولاد کیونفع نہ دیں گے۔ مگر جبکہ دل خدا کے پاس صحیح سالم ہو چکا۔
وَلَا تَطْعَمُ مَنْ أَغْلَقَ قَلْبَهُ عَنِ ذِكْرِ نَاطِ یعنی نہ اطاعت کرو اس شخص کی جبکہ دل ہمارے
 یاد سے غافل ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ **إِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ
 الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ** اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ رواہ الترمذی
 یعنی انسان کے جسم میں ایک ٹکڑہ ہے گوشت کا۔ اگر وہ مرض گناہ سے تندرست و سلامت ہے تو سارا ہی جسم
 سالم ہے۔ اگر وہ ٹکڑہ ناقص یا سہ غیر صحیح ہے تو تمام بدن ایسا ہی۔ وہ ٹکڑہ دل کا ہی۔ پس اس کا صاف
 پاک کرنا فرض ہے۔ اور یہ سوائے ذکر کے پاک صاف نہیں ہوتا۔ حدیث میں آیا ہے۔ **بِكُلِّ شَيْءٍ مُصْقَلَةٍ
 وَمُصْقَلَةُ الْقَلْبِ ذِكْرُ اللَّهِ** (حصن حصین) +

(۴) تیری رحمت سے تو کم ہیں میری عصیان و غفور + بخشہ حضرت محمد مصطفیٰ کیو

فایم۔ خدا کی رحمت فراخ تر ہے چنانچہ فرماتا ہے پاک پروردگار۔ اِنَّ رَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ
 یعنی تحقیق میری رحمت وسیع ہے ہر ایک چیز سے۔ حدیث شریف میں ہے۔ اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ
 اَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجَنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِ فِيهَا
 تَتَعَالَفُونَ وَبِهَاتِ اَحْمُونَ وَبِهَاتِ يَطْفُ الْوَحْشُ عَلٰى وَلَدِهَا وَاٰخِرُ اللّٰهِ
 تَعَالٰى وَتَحِيْنَ رَحْمَةً يَّرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ۔ رواہ البخاری و
 فی روایہ فاذا کان یومَ الْقِيَمَةِ اَلْمَاہَا بِمِثْلِ الرَّحْمَةِ رَوَاهُ الْمُسْلِمُ۔
 یعنی خدا کی رحمت کے تسو حصے ہیں۔ ایک رحمت تو اسے دنیا میں بھی ہے۔ جس کا باعث کُل جاندار رحمت
 جن انسان بھی ہیں آپس میں محبت و شفقت و انس و اتحاد و ہمدردی کرتے ہیں اور باقی ننانوین حصے روز
 محشر میں عنایت فرما دیں گے جس سے اپنے بندوں پر طرح طرح کی رحمت و مغفرت کو خزانے تقسیم کر سکے۔ اس واسطے
 رحمت کا نامید ہونا کفر سے خواہ کتنا ہی گنہگار ہو۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک بھی رحمت
 سے۔ وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ۔ اس واسطے حضور علیہ السلام کا وسیلہ پیش کیا
 گیا ہے۔ کیونکہ وسیلہ پیش کر کے دعا مانگنا ایک تو سنت انبیاء علیہم السلام ہے۔ دوسرا دعا جلدی
 قبول ہوتی ہے۔ وجہ قبولیت ظاہر ہے کہ خدا کے دوستوں کا مجتہ ذکر کیا جائے اور انکی سوانح عمریان پڑھی
 جاویں تو خدا راضی ہوتا ہے۔ اگر کوئی دشمنان حق کا ذکر کرے مجتہ تو سخت ناراض ہوتا ہے۔ چنانچہ زوال کے
 نماز بھی برینوبہ منوع ہے۔ اور ہمارے خاندانِ سولیہ صدیقیہ نقشبندیہ رضوان اللہ علیہم کا آغاز بھی آپ کے نام
 پاک سے ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا توریت میں محمد نام اور انجیل میں احمد ہے۔ اور زمین پر
 آپ محمد کے نام سے مشہور اور آسمانوں میں احمد کے نام سے معروف ہیں۔ کینت مبارک جناب کو ابوالقاسم
 تھے۔ تمام انبیاء کرام کے آپ سردارِ اہام ہیں خدائے ایلو اپنا حبیب بنایا۔ ہمیں ایک عمدہ رمزا اشارہ
 ہے۔ وہ یہ کہ محب اپنے محبوب کی رضا و خوشنودی کو بہر حال بہتر و مقدم سمجھتا ہے۔ اور محبوب کو اپنے محب کے کل
 اشیاء پر تصرف و اختیار ہوتا ہے۔ مگر مودتہ و محبت نہ جبراً و اگر اھا یہی وجہ ہے کہ کوئی
 حضرت کلیم اللہ کے نام سے کوئی خلیل اللہ کے لقب کوئی صاحب روح اللہ کے عرف سے مشہور ہو سکے
 لیکن حبیب اللہ کا لقب سوائے ہمارے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کے اور کسی کو نہ ملا۔
 یہی وجہ ہے کہ کل موجودات مخلوقات حضرت ہی کے نور سے پیدا ہوئی۔ چنانچہ اسکی بحث سالہ کھانہ خیر

میں مہرِ برج کی ہے۔ آپ تمام مخلوقات میں اکرم و اشرف و احسن ہیں۔ پہلے رب کے آپ ہی قبر سے تشریف لائے گئے اور آپ ہی شفاعت فرماؤ گئے۔ اور آپ ہی دروازہ جنت کا کھلوا دیں گے اور ہر ایک خلقِ حسن و صفت جمیلہ سے آپ ہی موصوف ہیں۔ آپ ابتدا ہی عرب میں امین کے لقب اور صادق کے صفت سے ضرب المثل تھے۔ آپ پہلے پہل کوہِ حرا کی غار میں مشغولِ سخن رہتے تھے۔ بعد از چالیس برس آپ کو نبوت عطا ہوئی۔ اور نبوت بھی ایسی کہ آپ کی نبوت کے بعد کسی قسم کا نہ نبوت رہی نہ کسی قسم کا نبی و رسول ہوگا اگر کسی کو آپ کے بعد دعوتِ نبوت ہے تو وہ دجال کا خلیفہ ہے۔ آپ ہی کا دین قیامت تک رہیگا۔ آپ ہی کی دین کی نیابت خدمت کے لئے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام جیسے مقدس بزرگ آویں گے۔ آپ ہی کی دین میں جہاد و جہنمی سب عبادتوں سے افضل و اعلیٰ عبادت ہے۔ آپ ہی کی اولاد امجاد قیامت تک رہیگی۔ چنانچہ حضرت مہدی علیہ السلام آپ ہی کی اولاد سے ہوں گے۔ بموجب اقوال کثیرہ مقبرہ آپ ہی کو خدائے مجیدہ العزیز آسمانوں کی سیر کرائی۔ بموجب ارشادات اہل علم آپ کو ۲۵ یا ۲۷ معراج ہوئے جن میں سے ایک تو ۲ رات ۲ رجب کو آپ ہی جسم اقدس اظہر کے ساتھ آسمان پر تشریف لے گئے اور باقی معراج روحانی ہوئے۔ معجزات آپ سے جو وقوع میں آئے ان کی گنتی تو ہزاروں سے بڑھ کر ہے مگر مختصر طور پر کتاب کلام المبین فرمایا **رحمہم اللہ** میں برج ہیں۔ غرض کہ شجرہ طیبہ آپ سے شروع ہے۔ عمر شریف آپ کی ۶۳ سال۔ وفات شریف ۱۲۔ ربیع الاول ۱۱ ہجری میں ہوئی۔ روضہ منظر مدینہ منورہ میں دیکھو۔ مادۂ تاریخی فقط **ھو**۔

(۵) ہو عطا باغ صداقت مجھے بو یقین : حضرت صدیق اکبر ابوفا کیو اسطے

فائدہ۔ یہ شجرہ طیبہ نقشبندیہ خلیفہ اول ذریعہ امام الصادقین رفیق برتر حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے شروع ہے۔ آپ کو جو مراتب و مدارج خدائے عنایت فرمائی ہیں۔ دوسرے صحابہ کرام کو بہت ہی کم عطا ہوئے ہیں۔ چنانچہ ایک تو آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یارِ غار تھے۔ دوسرا آپ کے پیغمبر حضرت صدیقہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا منکوتہ ہی حضرت علیہ السلام کی۔ تیسرا آپ خلیفہ اول ہیں۔ علاوہ ازیں صدائے آیات و احادیث آپ کی افضلیت پر دال ہیں۔ چنانچہ فرمایا اپنے۔ **لَوْ دِزَنَ اِيْمَانُ اِلٰى بَلَدٍ مَعَ اِيْمَانٍ جَمِيعٍ اَمْتِي لَرَحِمَ**۔ یعنی اگر حضرت ابوبکر کا ایمان تمام امت محمدیہ کی

ایمان کے ساتھ وزن کیا جائے تو ابوبکرؓ کا ایمان غالب ہوگا۔ شیخ اکبر رضی اللہ عنہ نے ایک حدیث میں لکھی ہے
 أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى ثَلَاثًا وَسِتِّينَ خَلْفًا مِّنْ لَّقِيْبِهِ مُخْلَقٍ مِّنْهَا مَعَ التَّوْحِيدِ دَخَلَ
 الْجَنَّةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ هَلْ فِيْ مِنْهَا قَالَ كُلُّهَا فَيَا أَبَا بَكْرٍ وَاجْتَبِهَا السَّخَاوُ
 إِلَى اللَّهِ يَعْنِي خَدَاكَ اخْلُقْ عَظِيمَةً مِّنْ سَوَاطِئِهِ مَن جَسَّ مَوْثِقًا مِّنْ خَلْقٍ أَوْ خَلْقٍ مِّنْ سَوَاطِئِهِ
 وَهُوَ دَاخِلُ جَنَّتِهِ هُوَ كَا حَضْرَتِ ابُو بَكْرٍ عَرْضَ كِي كَمَا مَجَّ مِّنْ بَهِمِي كُوْنِي خَلْقٍ أَوْ خَلْقٍ مِّنْ سَوَاطِئِهِ
 تَوْحُودِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نِي فَرَا يَا كَا سِي ابُو بَكْرٍ مَجَّ مِّنْ تَوْسَبِ اخْلُقْ اللَّهُ مَن - وَاخْرَجَ ابْنُ ابِي الدُّنْيَا
 فِي مَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ وَابْنُ عَسَاكِرٍ مِّنْ طَرِيقِ صَدَقَةِ بَنِ مَيْمُونِ الْقُرَشِيِّ عَنْ
 شُعْبَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصَالَ الْحَيْرِ ثَلَاثَ
 مِائَةٍ وَسِتِّينَ خَصَلَةً إِذَا ارَادَ اللَّهُ لِعَبْدٍ خَيْرًا جَعَلَ فِيْهِ خَصَلَةً مِّنْهَا
 يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفِيْ مِثْلِهَا
 شَيْءٌ قَالَ لَعَمْرُؤُا مِّنْ كُلِّ وَاخْرَجَ ابْنُ عَسَاكِرٍ مِّنْ طَرِيقِ أُخْرَى عَنْ صَدَقَةِ
 الْقُرَشِيِّ مَن رَجُلٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصَالَ الْخَيْرِ
 ثَلَاثَ مِائَةٍ وَسِتِّينَ خَصَلَةً الْحَدِيثُ يَعْنِي فَرَا يَا حَضْرَتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا نَبِي
 اَوْرَبْتُمُنْ سَوَاطِئَهُ خَصَلَتَيْنِ مِّنْ جَسَّ قَتِ پَاكٍ پَروردگار کسی شخص کے ساتھ بہتری کا ارادہ کرتا ہو
 یعنی اوسکو بہتر بنانا چاہتا ہے تو اون میں سَوَاطِئَهُ خَصَلَتُونِ مِّنْ سِي ایک خصلت اوس بندہ میں
 پیدا کرڈالتا ہے۔ پس اوس خصلت کی سبب اوسکو داخل جنت کر دیتا ہے حضرت صدیق اکبر ابوبکر
 رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ کیا مجھ میں بھی کوئی خصلت ہے یا نہیں تو فرمایا حضور علیہ السلام نے مجھ میں
 تَوْسَبِ خَصَالِ نَبِي مَوْجُوْدِ مِّنْ حَضْرَتِ شَيْخِ مَخْدُومِ شَيْخِ شَهَابِ الدِّينِ سُبُورِ دِي عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ اِنِّي
 عَوَازُفِ شَرِيفِ مِّنْ بِيْہِ حَدِيثِ لَکْہِي ہے۔ مَا صَبَبَتْ اللَّهُ فِيْ صَدْرِيْ شَيْئًا إِلَّا وَ
 قَدْ صَبَبَتْ فِيْ صَدْرِيْ - ابی بکر - یعنی جو فیض و نور خدا نے میرے سینہ میں ڈال دیا ہے
 میں نے حضرت ابوبکر کے سینہ میں ڈال دیا ہے۔ ایک دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نمازی کو
 بَابُ الصَّلَاةِ پَر سے پکارینگے اس طرف آؤ۔ نمازی کو بَابُ الْجِهَادِ پَر سے پکارینگے اِدھر آؤ۔ زکوٰۃ
 خیرات والے کو بَابُ الصَّدَقَةِ پَر سے آواز دینگے۔ روزہ دار کو بَابُ الصِّيَامِ پَر سے بلاوینگے۔ غرض کہ

ہر ایک نیکی کا دروازہ جدا جدا ہوگا تو اس پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ کوئی ایسا شخص بھی ہے جسکو سب دروازوں سے آوازیں دینگے کہ ادھر آؤ ادھر آؤ۔ تو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نَعَمْ وَارْجُوا أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ يَا أَبَا بَكْرٍ۔ رواہ البخاری و الترمذی۔ یعنی ہاں ایسے بھی لوگ ہونگے اور میں امید کرتا ہوں کہ تو ان میں سے ہوگا اے ابوبکر۔ ایک حدیث میں یون ہر لَاحِظٌ لِقَوْمٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَوْمَهُمْ غَيْرُهُ۔ رواہ الترمذی۔ یعنی کسی قوم کو یہ حق نہیں کہ ابوبکر کی موجودگی میں کسی اور شخص کو امام بناوے سوائے ابوبکر کے۔ بلکہ آپ کے (صلی اللہ علیہ وسلم) موجودگی میں بھی شرف امامت حضرت صدیق اکبر کو ملا ہے نہ کسی غیر کو یعنی جو وقت حضور علیہ السلام سخت ملیل ہوئے اور امامت میں قیام کی طاقت نہ تھی تو لوگوں کو فرمایا۔ مَرُّوا بِأَبَا بَكْرٍ فَيُصَلِّ بِالنَّاسِ۔ رواہ الترمذی۔ یعنی ابوبکر کو کہو میری جگہ جماعت کرائے۔ پس ثابت ہوا کہ آپ جمیع صحابہ کرام میں سے افضل و اکمل و اعلیٰ ہیں۔ لہذا اولیٰ طریقہ بھی افضل طریق و اقرب الی اللہ ہے۔ خدا سب کو یہی طریقہ نصیب کرے۔ آمین۔ وفات شریف آپ کی شب ۲۲ شعبہ ۲ جمادی الثانی ۱۳ھ مزار شریف آپ کا مدینہ منورہ۔ عمر شریف آپ کی ۶۳ سال۔ تاریخی ماوہ۔ احد ۴

(۶) آفتِ دارین سے محفوظ و سالم رکھ مجھے ۴ فارسی سلمان دافع ہر بلا کی واسطے

فائدہ۔ مصرع ثانی میں حرف (ر) زائد ہے۔ آپ کا اسم شریف سلمان اور کنیت آپ کی ابو عبد اللہ اصلی وطن آبائی صفہان ہے۔ آپ شانزادہ فارس ہیں۔ اپنے باپ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت شکر مدتوں سفر کرتے کرتے مدینہ منورہ پہنچے اور اسلام قبول کیا۔ آپ کی زبان فارسی بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لہجہ دہن سلمان کے منہ میں ڈال دیا تو آپ کی زبان عربی ہو گئی یعنی عربی سمجھنے لگ گئے۔ حضور علیہ السلام کے ساتھ نہایت خلوص و محبت تھا۔ یہاں تک فرمایا حضور علیہ السلام نے سَلَامَانَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ ۖ مَنْ أَحَبَّ السَّلَامَانَ فَقَدْ أَحَبَّنِي ۖ یعنی سلمان رضی اللہ عنہ ہمارے اہل بیت سے ہے جو شخص اسکو دوست رکھے اسنے مجھکو دوست رکھا ۴ اکمال میں ہے کہ حضرت سلمان فارسی نے حضرت علی علیہ السلام کی وصی زرت بن برشلہ کی ملاقات کی ہے۔ حضرات القدس میں ہے کہ ۳۵ برس آپ کی عمر تھی۔ شہر مدائن میں انتقال فرمایا۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے

اوی رات کو میان جا کر خود سلمان کو غسل دیا۔ بقول صحیح تاریخ ۱۰۔ ماہ رجب ۳۳۲ھ یا ۳۳۳ھ میں انتقال کیا۔
مقبرہ ایک شہر وائیں۔ عمر آپ کی بقول صحیح ۲۵۰ ہی ہے۔ مادہ تاریخ پاکباز ۳۳۲ھ ہے۔ فیض بالہنی سلمان
کو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے ملا۔ +

(۷) کریمی قسمت میں یارب نعمتین فردوس کی + قاسم عرفان ولی صاحب رضا کیواسطے

فائدہ۔ حدیث میں آیا ہے۔ اِذَا سَأَلْتُمْ فَاسْأَلُوا اللَّهَ الْفَرْدُوسَ۔ یعنی خدا سے یہی جنت
جنت فردوس مانگا کرو۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ
عنہم کو حاصل ہوا۔ آپ کیا تابعین اور فقہار جمعہ مدینہ سے ہیں۔ جملہ علم شریعت و طریقت میں بے نظیر
ہیں۔ وفات شریف آپ کی ۲۴ جمادی الثانی ۳۳۲ھ عمر شریف آپ کی بقول اہل تحقیق ۱۰۸ سال ہے۔ اور
مزار شریف مدینہ طیبہ مادہ تاریخ۔ حق شاہ ہے۔ +

(۸) مثل آئینہ ہو سببہ نور و حدیث تیری + جعفر صادق امام صفیا کیواسطے

فائدہ۔ عاشق صادق عارف حق امام جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی رضی اللہ عنہم آپ
شائخین میں مقتدا ہیں اور عارفین کا طین میں پیشوائے کیت ابو عبد اللہ والوسما عیل
آپ کی ہے۔ لقب آپ کا صادق ہے۔ فیض بالہنی آپ کو دو طرف سے حاصل ہے۔ ایک تو امام محمد
باقر بن علی ابن حسین رضی اللہ عنہم سے دوم امام قاسم بن محمد بن ابوبکر
رضی اللہ عنہم سے۔ ولادت آپ کی ۱۳۰ھ۔ ربیع الاول بروز دوشنبہ ہے۔ وفات آپ کی
۱۵۰ھ۔ ماہ رجب بروز دوشنبہ ۱۴۹ھ ہے۔ عمر شریف آپ کی ۶۸ برس اور کچھ ماہ ہیں۔ مرقہ مبارک آپ کا
مدینہ منورہ جنت البقیع مادہ تاریخ۔ حق طلب شاہ ہے۔ +

(۹) جام عشق احمدی سے کریم ہو شمس مست + بایزید شاہستان سیرا کیواسطے

فائدہ۔ آپ کے مدارج علیا و مراتب اعلیٰ کا ذکر مفصل تذکرۃ الاولیاء میں مرقوم ہے۔ آپ
بدر زاد ولی تھے۔ اور اپنے وقت میں مرجع ابدال و اقامت تھے۔ اور شائخین سالکین میں خلیفہ اعظم تھے

آپ جذب و سلوک میں بیخیر تھے۔ صرف نظر کرنے سے ہی طالب کا سلوک تمام ہو جاتا تھا۔ ایک دفعہ آپ پر جذب غالب ہوا تو فرمایا۔ سُبْحَانِی مَا اَعْظَمَ شَانِی۔ اس کے بارہ میں مریدوں نے کہا کہ آپ نے ایسا ایسا فرمایا ہے۔ تو حضرت نے فرمایا اگر کبھی واقع ہو تو مجھ کو تلوار سے مار ڈالنا جب دوبارہ ہی موقع آیا تو مریدوں نے تلواریں ماریں مگر آپ کے بدن پر کچھ بھی اثر نہ ہوا۔ ایک دفعہ ایک ملی اللہ اوترا ب تحشی علیہ الرحمۃ نے اپنے ایک خاص مرید صاحب کمال کو فرمایا کہ تجھ کو چاہئے کہ بایزید کی زیارت سے مشرف ہو۔ اس مرید نے کہا کہ جو شخص بایزید کو خدا کو ہر روز سو بار دیکھے اس کو بایزید کی کیا ضرورت ہے۔ حضرت تحشی نے فرمایا کہ خدا کو تو اپنی خشیت و لیاقت سے دیکھتا ہے۔ بایزید کو اس کی ہمت و جلال سے دیکھ گا۔ آخر ش ایک دن یہ دونوں بزرگ چلتے چلتے سبطام میں پہنچے وہاں پر دریافت کیا بایزید کہاں ہیں کسی نے کہا باہر تشریف لے گئے ہیں۔ اتنے میں کیا دیکھا کہ حضرت بایزید اپنے ہاتھ میں ٹھلیا اٹھائے ہوئے آتے ہیں۔ جون ہی اس مرید پر نظر پڑی تو بیہوش ہو کر گر پڑا۔ گویا حالت مرگ تھی۔ حضرت تحشی نے عرض کی یا حضرت آپ نے تو اس مرید کو مار ہی دیا تھا۔ آپ نے جواب دیا۔ کہ ابھی اسپر مصر کی عورتوں کی طرح جمال یوسفی کے انوار نہیں پڑے تھے۔ اب وہ پردے ٹوٹ گئے۔ لہذا یہ کیفیت ظاہر ہوئی۔ سیواسطی حضرت جنید علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے۔ کہ بایزید ہمارے درمیان ایسا ہے جیسا جبریل جملہ ملائکہ میں۔ لقب آپ کا سلطان العارفين۔ اور نام آپ کا طفیور بن عسے بن آدم بن سروشان ہے۔ جائے سکونت شہر بطام اور جہاد آپ کے قوم گبر سے تھے پھر مشرف باسلام ہوئے۔ صاحب شجاعت لکھتے ہیں کہ یہ حضرت اوسی جاہل امام جعفر صادق سے روحانی فیض پایا۔ ایک سو تیرہ بزرگوں سے خدمت کر کے فیض لیتے رہے۔ آپ سے کسی نے پوچھا کہ معاملہ سلوک میں انسان کو کیا چاہئے۔ آپ نے فرمایا کہ ولایت مادر زاد۔ پھر پوچھا کہ اگر یہ نہ ہو تو فرمایا کہ آنکھ دیکھنے والی پھر پوچھا کہ اگر یہ بھی نہ ہو فرمایا کہ کان سننے والے۔ پھر پوچھا کہ اگر یہ بھی نہ ہو تو فرمایا مرگ مفاجات (موت ناگہانی) اور نیز آپ کا ارشاد ہے کہ بزرگوں کی صحبت و مجلس اعمال صالحہ سے بہتر ہے اور بدوں کی صحبت گناہ کرنے سے بدتر ہے۔ ولادت آپ کی ۱۳۶ھ میں ہے۔ اور وفات آپ کی ۲۶۹ھ شعبان روز جمعہ ہے۔ عمر شریف آپ کی ۱۳۳ سال ہے۔ مرقد مبارک شہر بطام۔ مادہ تاریخ وفات۔ نور احمد ہے۔

(۱۰) اتنا حسنات فی الدارین اے ربِّ قَدِیر ۛ بوالحسن شیخ زمین پیرِ ہدای کی بواسطے
 فائدہ۔ نسبت آپ کی روحانی حضرت بایزید بطامی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہے۔ اور تربیت سلو
 بھی آپ ہی سے ہوئی۔ آپ بحرِ توحید کے غواض اور میدانِ معرفت کے سیار تھے قطب و اوتادِ کرام
 تھے۔ اپنے آخری وصیت یہ فرمائی کہ میری قبر ۳ گونچے کھودنا کیونکہ ہمارے پیر و مرشد یعنی بایزید علیہ
 الرحمۃ کی زمین بطام بہت پستی میں ہے اس میری زمین سے۔ اور یہہ ترک ادب ہے کہ پیر کی قبر چھے اور
 مرید کی قبر بلند۔ اور فرمایا کہ اہل ذکر کو اہل دنیا کی صحبت بہت کم چلے۔ کیونکہ وہ خدا کو چھوڑ کر دنیا دنیا
 کرتے ہیں۔ اور یہہ خدا خدا کرتے ہیں۔ نام پاک آپکا علی بن جعفر ہے۔ وطن اصل موضع خرقان
 مسافرات قزوین ہے۔ وفات آپکی شب ۳۰ شنبہ یوم عاشورہ ۳۲۵ھ ہے۔ مرقد پاک موضع
 خرقان۔ ماوہ تاریخ وفات شاہ احسن ۳۲۵ھ ۛ

نقل ہے کہ آپ زمین کھودنے لگے۔ پہلے پانڈی نکلی پھر سونا پھر ہرات اپنے پھینک دیا اور فرمایا کہ
 میں تو خدا چاہتا ہوں یہ کیا چیز ہے۔ نقل ہے کہ سلطان محمود غزنوی کو سومات کی لڑائی میں نہایت
 مشکلات پیش آئی۔ اپنے اوسکو اپنا پیرا بن دیا ہوا تھا۔ اوسنے خدا کی درگاہ میں وہ پیرا بن وسیلہ لیکر دعا کی
 خدا نے اسی وقت فتح دی حضرت خواب میں آئے اور فرمایا کہ اے محمود تم نے تو میری پیرا بن کی کچھ قدر
 نہ کی اگر دعا کرتا کہ وہ سب مسلمان ہو جاویں تو سب اسلام قبول کر لیتے ۛ

(۱۱) آرزو ہر دم یہی ہے درد ہو مجھ کو عطا ۛ بوعلی کامل و حق نما کیواسطے

فائدہ۔ دردِ دل میں شفقت و محبت کو کہتے ہیں۔ یہی مقصد ہے اس دعا مبارک کا جو خود حضرت صلے
 اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے۔ اَللّٰهُمَّ اَرْزُقْنَا حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ اَسْوَاطِ سُلَّةِ تَفَقُّ
 علیہ ہے کہ اولیاء اللہ کی محبت اصل ایمان ہے جسکو محبت نہیں وہ جھوٹا مسلمان ہے۔ اور جسکو محبت کا
 دعوائے ہواو سکے اتبع کی بغیر یا اوسکی رضا کے بغیر کوئی کام نہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ دوست وہی جو دوست کا
 تابع ہو نہ مخالف۔ ح کو کان صَادَقَانِی الْحُبُّ لَا حَظْمَہ۔ اور اولیاء کی محبت
 عین محبت حق ہے۔ نام پاک آپکا فضیل بن محمد ہے اور کنیت ابوعلی۔ آپ ریاضت و
 مجاہدہ میں بے نظیر ہے۔ آپ نے دو بزرگوں سے فیض پایا۔ ایک تو حضرت ابوالحسن فرقانی علیہ الرحمۃ سے

دوسرے حضرت شیخ ابوالقاسم گرگانی سے ایسا واسطے بعض شجرہ دین میں بعد از ابوالحسن حضرت ابوالقاسم کا نام بھی درج ہے۔ آپ نے ظاہری علوم حضرت ابوالقاسم قمیشری رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کئے اور آپ اپنے وقت میں شیخ الشیوخ خراسان تصور کئے جاتے تھے۔ آپ سے ہزار ہا لوگوں کو فیض پہنچا۔ اور صد ہا لوگ ولی بن گئے۔ آپ اہلی باشندہ ایک موضع فارم کے جو کہ مضافات طوس میں ہیں۔ ولادت آپ کی ۷۲۷ھ میں اور وفات آپ کی تاریخ ۸۲۷ھ۔ ربیع الاول ۷۲۷ھ میں ہے۔ اور عمر شریف آپ کی ۷۲ سال ہے۔ اور مزار شریف آپ کا طوس میں ہے۔ مادہ تاریخ وفات غرت ہے +

(۱۲) شرب عشق نبی سے مرض عصیان دور ہو + یوسف صادق خلیل باسنا کیواسطے

فائدہ۔ نام پاک آپ کا خواجہ یوسف اور آپ کے والد بزرگوار کا نام محمد الیوب ہے۔ اور آپ کی کنیت بعض لوگوں یوسف کہتے ہیں اور اصل میں ابوالعقوب ہے۔ وطن اہلی آپ کا ہمدان ہے۔ نسبت ارادت آپ کی حضرت شیخ ابوالولی فارمدی کی طرف ہے۔ اور شیخ ابوسہباق شیرازی سے بھی استفادہ کیا۔ بمرور سال ہمدان سے نکل کر بغداد میں مولانا ابی اسحاق سے علوم ظاہری حاصل کئے۔ مذہب آپ کا حنفی تھا۔ پھر آصفہان میں بعد از تحصیل علوم شیخ عبد اللہ جوئی سے خرقہ خلافت لیا۔ اور شیخ حسن صاحب سے بھی ایک خرقہ تبرکاً حاصل کیا۔ بعدہ شیخ ابوالولی فارمدی کی خدمت میں فقر و سلوک تمام کیا۔ آپ کے چار خلفے کامل مکمل ہے تھے۔ اول خواجہ عبد الخالق غجدوانی۔ دوم خواجہ احمد سیوی۔ سوم خواجہ احسن انداقی۔ چہارم عبد اللہ برقی۔ ولادت آپ کی ۷۴۱ھ اور وفات آپ کی ۸۳۶ھ ۱۷ مارچ ہے۔ عمر شریف آپ کی ۹۵ برس ہے۔ آپ اول تو متصل بہرات مدفون ہوئے تھے بعد از ان شیخ ابن التجار نے جو کہ آپ کے خاص مریدوں میں سے تھا۔ آپ کی نعش مبارک کو شہر صر وین جا کر دفن کیا۔ وہاں ہی آپ کا مزار مقدس ہے۔ آپ کے کئی تصانیف ہیں۔ از مینت الحیات (۲) منازل السالکین۔ (۳) منازل السائرین۔ مادہ تاریخ ولادت۔ مقبول ربانی ہے۔ اور مادہ تاریخ وفات۔ یوسف فقہی ہے۔ +

ایک شخص نے آپ سے دغظ میں بے ادب ہو کر مسئلہ پوچھا کہ آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ شاید تم مرتے وقت مسلمان نہ ہو گے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ بادشاہ روم کے پاس سفیر ہو کر گیا تھا وہاں جا کر عیسائی

ہوا اور مر گیا۔ سچ کہا ہے مولانا روم نے ۵

چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد ۶ میلش اندر طعنه پاکان زند

(۱۳) بہر عبد خالق کل شاخ ایمان سبز ہو ۷ عارف راہ حقیقت رہنما کیواسطے

فائدہ ۸ آپ خلیفہ اعظم مین خواجہ یوسف ہمدانی کے۔ اور سر دفتر حلقہ خواجگان نقشبندیہ عالیہ مین۔ جاکہ
پیدائش آپ کی شہر خجندہ وان بغا صلیہ چھ فرسنگ بخارا شریف سے ہے۔ آپ کے پدر بزرگوار کا نام ناصر
عبد الجلیل ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کو خضر علیہ السلام نے قبل از تولد آپ کے صالحیت کی شہادت
دیکر فرمایا تھا کہ اوسکا نام عبد الخالق رکھنا۔ آپ نے شیخ صدر الدین صاحب قاضی بخارا سر
تعلیم پائی ہے۔ اور اجازت ذکر خفی و ذکر نفی و اثبات خضر علیہ السلام سے پائی۔ آپ ہر روز ایک نماز
خانہ کعبہ مین پڑھا کرتے تھے۔ آپ زہد و تقویٰ مین ہمیشہ اور علم و حلم مین و اتباع۔ سنت مین یکتا تھے۔
آپ کے چند اصطلاحات ہیں جن پر طریقہ انیقہ نقشبندیہ کی بنیاد ہے۔ وہ اصطلاحات یہ ہیں۔ ہوش
در دم۔ نظر بر قدم۔ سفر در وطن۔ خلوتہ در انجمن۔ یاد کرد۔ نگہداشت خواطر۔ وخلق باخلق۔ ووقوف
زمانی۔ ووقوف عددی۔ ووقوف قلبی۔ ان کی تفصیل و تشریح رسالہ قول الجلیل مین شاہ ولی صاحب
محدث نے تحریر فرمائی ہے۔ علاوہ ازیں حضرت صاحب کا ایک وصیت نامہ بھی ہے جو کہ آپ نے اپنے
فرزند ارجمند کے واسطے ارشاد فرمایا ہے۔ اور وہ وصیت نامہ ہر ایک اہل طریقت خصوصاً نقشبندی
محقق والوں کے واسطے از حد مفید و نافع ہے۔ اور لازم ہے کہ حضرت صوفیہ حال اس وصیت کو اپنا
ایضاً عمل قرار دیں۔ وصیت نامہ یہ ہے :-

اے فرزند ترا وصیت میکنم۔ بعلم و ادب۔ و تقویٰ۔ و اتباع اہل سنت و جماعت۔ و گذاردن نماز
باجامعت۔ و تعلیم فقہ و حدیث۔ و پرہیز از صوفیائی خیال۔ و عدم شہرت خود۔ تا آنکہ امام و موزون نباشی۔
و حاکم و قاضی شہر نباشی۔ و بر قبائلہا نام خود نہ نویسی۔ باملوک صحبت نداری۔ و خانقاہ بنا نکنی۔ و
خود را شیخ نہ گویانی۔ و سماع بسیار نشنوی کہم گوئی کہم خوری کہم سپی۔ و از عام خلق بگریزی۔ و با
مردان و زنان صحبت مدار۔ و بطلب دنیا مصروف نشوی۔ گریہ بسیار کن۔ و کم بخندی۔ و از خندہ
قہقہہ احتراز کنی۔ سچ مخلوق را از خود کمتر ندانی۔ و خود را بہتر ندانی۔ و ظاہر خود را بسیارائی۔ و ناتوانی

در خدمت خلق سعی کنی۔ از جان و مال دریغ نداری۔ و شائستگان را از جان عزیز داری۔ و بر افعال ایشان
 انکار نہ کنی۔ و دل را مدام اندوگمین داری۔ و باید کہ بدن تو لاغر۔ چشم تو گریان۔ و عمل تو خاص۔
 و دعائے تو بفرح۔ و جامہ تو کہنہ۔ و رفیق تو درویش۔ و مایہ تو عبادت۔ و خانہ تو مسجد۔ و
 قلب تو فاخر۔ زبان تو شاکر۔ مونس تو ذکر۔ یار تو فکر باشد۔ و بر طریق خواجگان قائم باشی۔
 (از رشحات)۔ اور جناب کی ولادت بخارا شریف میں ہوئی۔ اور وفات شریف شہر عجدوان
 میں جو کہ ایک موضع ہے توابع بخارا سے۔ وفات آپ کی ۱۲ ربیع الاول ۸۵۵ھ ہے۔ مادہ تاریخ
 آپ کا آفتاب کامل ۸۵۵ھ ہے۔

چونکہ شعر نگار میں دو نو حضرات کا نام ایک جگہ آیا ہے۔ لہذا اون کا ذکر بھی یہیں مناسب ہے۔
 یعنی حضرت عارف صاحب علیہ الرحمۃ بھی علوم ظاہری و باطنی وزہد و تقویٰ و اتباع شریعت
 میں کامل تھے۔ آپ نے خرقہ خلافت حضرت عبدالخالق عجدوانی سے حاصل کیا۔ اور تمام عمر
 اپنے سیر کی خدمت شریف میں رہے۔ بعد از انتقال اون کے سجادہ نشین و خلیفہ کامل بن گئے۔ اور آپ کی
 وفات یکم شوال ۸۵۵ھ ہے۔ عمر شریف آپ کی بہت دراز تھی۔ چنانچہ ان کے پیر مرشد حضرت عبدالخالق
 عجدوانی کی وفات ۸۵۵ھ ہے۔ اور ان کی خود وفات ۸۵۵ھ ہے۔ مدفن ان کا موضع رگوگری
 ہے جو کہ مواضع بخارا سے ہے اور روان سے عجدوان ایک کوس پر ہے۔ آپ کا مادہ تاریخ وفات
 درویش صادق ۸۵۵ھ ہے۔

(۱۴) فی الحقیقت پاک اور محمود تیری فائز ہے، فیض بخش اہل دروہیو اکیواسطے

فائدہ۔ آپ کا اسم شریف خواجہ محمد ود ہے۔ آپ محاب خواجہ عارف رگوگری میں
 اور آپ خلفا میں ممتاز و نمونہ تھے۔ آپ کسب گلکاری ملال کیا کرتے تھے آپ سوائے ذکر خفی
 کے کبھی ذکر بھی کیا کرتے تھے۔

نقل ہے کہ ایک دن حضرت علی رامیتنی جو کہ خلفا عظمیٰ خواجہ محمود سے تھے اپنے احباب
 اہل ذکر میں ساتھ ذکر و فکر مشغول تھے ناگاہ دیکھا کہ ایک مرغ سفید عمدہ رنگ اڑتا ہوا اون کے سر
 سے گزر رہا ہے نزدیک آیا تو زبان فصیح کہا کہ اے علی مرد میدان بن اور اپنی کام میں بخوبی مضبوط ہو۔

اوس مرغ کے دیکھنے سے اور اس کھام کے سننے سے ایک عجیب کیفیت پیدا ہو گئی کہ اہل مجلس نہایت ہی سرور و محفوظ ہو گئے۔ جب اہل حلقہ ہوش میں آئے تو حضرت خواجہ علی علیہ الرحمۃ سے اجاب نے استفسار فرمایا۔ تو جناب نے فرمایا کہ یہ مرغ روح تھی حضرت خواجہ محمود علیہ الرحمۃ کی اور فرمایا کہ خدا نے ان کو یہ کرامت عطا فرمائی ہے کہ جس جگہ چاہتے ہیں وہاں تشریف لیجاتے ہیں۔ پہلی جلسے سکونت آپ کی موضع انجیر نغہ ہے جو کہ بخارا سے تین فرسنگ پر ہے۔ اور وفات آپ کی، اربعہ اول سال ۷۰۰ ھ میں ہوئی۔ مزار شریف موضع واکبئی ہے۔ مادہ تاریخ وفات۔ شاہ عرفانی ہے۔

(۱۵) عزت و عظمت عطا ہو دین دنیا کی مجھے + آن عزیزان علی شکاکشاکیواسطے

فائدہ۔ آپ قطب وقت تھے اور خلیفہ اعظم تھے۔ حضرت خواجہ محمود علیہ الرحمۃ کے۔ آپ حنفی المذہب تھے۔ جو شخص آپ کی محبت مبارک میں ایک دن رہتا تو معرفت کامل طور پر حاصل کر لیتا۔ ولادت آپ کی موضع رامتین ہے جو کہ بخارا شریف سے دو فرسنگ پر ہے۔ وفات شریف آپ کی، ۲۔ رمضان المبارک ۷۰۰ ھ میں ہوئی۔ عمر شریف آپ کی ایک سو تیس برس تھی۔ اور مرقد پاک آپکا شہر خوارزم ہے۔ آپ کے دو فرزند ارجمند تھے۔ خرد خلافت چھوٹے کو عنایت فرمایا۔ بڑے صاحبزادہ کی نیت فرمایا کہ اس کا قیام میری بعد نہیں ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بعد از وفات عزیزان علی علیہ الرحمۃ بروز چہلم وفات پلگئے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر حضرت منصور بن حلاج کے وقت کوئی حضرت عبدالحق ان غجدوانی کے مریدوں سے ہوتا تو ان کو بوجہ غرض ظاہری حالت کی کہی کوئی گرفت نہ کرنا۔ اور ان کو مقام وحدت سے ترقی دیکر منازل آئندہ پر عروج کراتا۔ آپکا فیضان علی الخواص العوام ہر وقت جاری تھا۔ آپ کے بعد چار خلفے کامل و اکمل ہیں۔ اول خواجہ محمد کلاہ دوز کہ مرقد ان کا خوارزم ہے۔ دوم۔ محمد صلاح بنیحی ہیں۔ سیوم۔ محمد یار دوزی کہ مرقد ان کا بھی خوارزم ہے۔ چہارم۔ محمد بابا سماسی کہ مرقد ان کا قصبہ ساس ہے جو کہ رامتین سے ایک کوس دور ہے۔ نقل ہے کہ آپ کی عادت مبارک تھی کہ لوگوں کو مزدوری پر مقرر کر کے اپنے گھر صبح سے شام تک رکھ کر تربیت ذکر و فکر و مراقبہ کرتے اور روزانہ خرچ بھی دیا کرتے تھے۔ نام آپ کا عزیزان علی ریشہ آپکا باندگی تھا۔

نقل ہے۔ کہ ایک دن آپ شام کے وقت تیرہ جگہ پر حاضر دعوت ہوئے۔ نقل ہے۔ کہ ایک دن سید اتا صاحب کا لڑکا ترک لوگ پکڑ کر لے گئے اور سید اتا صاحب آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر لڑکے کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جب تک وہ لڑکا نہ آویگا میں کھانا نہ کھاؤں گا۔ کچھ دیر گزری وہاں پر حاضر ہو گیا۔ بقول بعض ۲۸۔ ذیقعدہ ۱۰۲۷ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ مادہ تاریخ وفات آپ کا نفعی حشر ہے +

(۱۶) بسیل باغ طریقت قمری شریعت + حضرت بابا سماسی پارسا کی واسطے

فائدہ۔ آپ خلیفہ اکبر میں خلیفہ خواجہ عزیزان علی رامیتنی سے۔ آپ عرصہ دراز اپنے پرورش ضمیر کی خدمت آقدس میں رہے۔ اور فیوضات ظاہری و باطنی سے خوب حصہ لیا۔ مولد و مسکن آپ کا قصبہ سماس ہے جو کہ بخارا شریف اور موضع رامتین سے تین فرسنگ پر ہے۔ نقل ہے۔ کہ یہ جب کبھی کوشک ہو دیر گزرتے تو فرمایا کرتے۔ کہ اس جگہ پر کسی اہل اللہ مرد خدا خوشبو آتی ہے۔ چنانچہ جس وقت حضرت خواجہ خواجگان نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ تولد ہوئے تو جناب بابا سماسی نے فرمایا کہ اب وہ خوشبو زیادہ ہو گئی شاید وہ مرد خدا پیدا ہو گیا ہے۔ جس وقت حضرت نقشبند علیہ الرحمۃ خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے اونکو اپنا فرزند متبنی بنالیا اور حضرت امیر کلال علیہ الرحمۃ نے خلیفہ اکمل کے سپرد کر دیا۔ اور تربیت کی تاکید فرمائی۔ آپ کے چار خلیفے کمال ہے۔ اول خواجہ محمد صوفی کہ مرقد اونکا قصبہ سوخا رہے۔ دوم خواجہ محمود سماسی جو کہ آپ کے فرزند ارجمند ہیں۔ سوم خواجہ دشمن علیہ الرحمۃ۔ چہارم خواجہ سید امیر کلال علیہ الرحمۃ ہیں۔ وفات آپ کی تاریخ ۱۰۵۵ھ جمادی الاخرہ میں مرقد آپ کا موضع سماس ہے۔ مادہ تاریخ وفات۔ فحسب خدائے ہے +

(۱۷) ماہی بحر حقیقت و افتاب برحق + سید امیر کلال بادشاہ کی واسطے

فائدہ۔ آپ اپنے وقت کے مقتدا تھے۔ مولد شریف آپ کا قریہ سوخا رہے۔ آپ کسب زراعت اور پیشہ آوندگری (کہیاریون کا) کیا کرتے تھے۔ اور شرف سیادت کے بھی ہنار تھے۔

کتاب رشحات میں روایت ہے کہ جب آپ شکم مادر مبارک میں تھے اس وقت میں اگر والدہ ماجدہ کی شکم مبارک میں کہی لقمہ شنبہ اتفاقاً داخل ہوتا تو آپ کی شکم میں از حد درد ہوتا یہاں تک کہ وہ کھانا یا پینا قے ہو جاتا۔ چند بار ایسا ہی وقوع میں آیا۔ آخر شوال مکرمہ نے سمجھ لیا کہ یہ واقعہ اس طفل کی برکت سے ہے۔ وفات آپ کی بقول صاحب رشحات روزِ خُشنبہ بوقتِ صبح صادق بتاریخ ۸ جمادی الاول ۱۰۰۰ھ ہے۔ مزار شریف قصبہ سوخاں جو کہ بخارا شریف سے ۵۳ فرسنگ اور موضع سہماس سے پانچ کوس شرعی ہے۔ مادہ تاریخ وفات آپکا۔ امجد کمال میر سید پیشوا ہے +

(۱۸) داغِ عشقِ مصطفیٰ کی مہر ہو دل پر میری + نقشبند فیض عالم پیشوا کی واسطے

فائدہ۔ آپ امام اہل طریقت پر حقیقت مقدس اہل شریعت و معرفت پیشوائے اہل سنت و جماعت ہیں۔ اور سرحلقہ خواجہ خواجگان نقشبندیہ ہیں۔ اور مقرب خاص خلیفہ اعظم ہیں سید میر کمال کے۔ آپ کے روئے الطہر سے ابتدا ہی میں آثار و لایت ظاہر ہوتے تھے۔ آپ خواجہ عبدالحق غجدوانی سے بھی روحانی فیض پایا۔ اور شاخِ انوار ترکِ سبھی بہت فیض موصول کیا۔ آپ قبلہ اولیاء وقت تھے۔ آپ کجباب باف تھے۔ آپ خفی مذہب تھے۔ اور شرف سیادت سے بھی شرف تھے۔ چنانچہ سلسلہ نسب خزینۃ الاصفیاء میں مرقوم ہے۔ آپکی ولادت ۱۰۰۰ھ ہے جیسا کہ خزینۃ الاصفیاء میں مندرج ہے۔ اور بقول شینتہ الاولیاء ۸ محرم ۱۰۰۰ھ ہے۔ وفات شریف آپ کی شب سہ شنبہ۔ ۲ ربیع الاول ۱۰۰۰ھ میں ہے۔ عمر شریف آپ کی ۶۲ برس ہے۔ مرقدہ النور آپکا موضع قصبہ عارفان کہ بخارا شریف سے ایک فرسنگ دور ہے۔ آپ سے کسی نے پوچھا کہ آپ کا سلسلہ کہاں تک پہنچتا ہے۔ فرمایا اپنے کہ جسے سلسلہ کی کوئی انتہا نہیں یعنی خدا تک + کسی نے آپ سے پوچھا کہ ذکر خفی کا کیا طریق ہے۔ آپ نے یہ آیت ہر رَجَالٍ لَا تُلْهِهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ سُنَّی اور یہ بیت پڑھا ہے
از درونِ شوا آشناؤ از بیرونِ بیکانہ و ش + این چنین زیبا روش کمے بود اندر جہان +
نقل ہے کہ آپ سے کسی نے کرامت طلب کی تو آپ نے جواب دیا کہ میری یہی کرامت ہے کہ باوجود سقندر گنہگار ہونے کے مجھے نہ زمین نکل لیتی ہے۔ نہ آسمان سکوئی عذاب اُترتا ہے اور میں چلتا پھرتا ہوں۔
سچ ہے۔ سچ نہد شاخ پر میوہ سر بر زمین +

آپ سے دربارہ سماع سوال کیا گیا تو جناب نے جواب دیا کہ نہ این کار میکنم نہ ان کار میکنم۔ سماع کو مراد یہ سماع نہیں جو کہ فی زمانہ مروج ہے۔ بلکہ اس سماع کا ذکر ہے جس کی تشریح امام غزالی نے احیاء العلوم میں تحریر فرمائی ہے۔

نقل ہے۔ کہ ایک دن ایک خاص حالت میں ایک شخص محمد زاہد نام سے کہا کہ مر جاؤ وہ مر گئے۔ پھر بارشہ غیبی فرمایا کہ زندہ ہو جاؤ۔ پس وہ زندہ ہو گئے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص رات کو اپنے محبوب کے بوس و کنار میں مشغول رہا صبح کو آپ کے پاس آکر اظہار اشتیاق صحبت درویشان کیا اپنے جواب دہ رات کو تو یہ یہ کام کرو اور دن کو ہم سے یوں کہو۔ وہ شخص از حد شرمندہ ہوا۔ آپ کا جب آخری وقت آیا تو وصیت فرمائی کہ میرے جنازہ کے ساتھ کچھ بیہودہ نہ پڑ ہو صرف ایک رباعی پڑتے جاؤ۔

رباعی

مُفلسا نیم آمدہ در کوئے تو ۛ شیا للہ از جمالِ روئے تو
دست بگشا جانب زہیل ۛ آن برین برہمت بازوئے تو
آپ کی ولادت کا مادہ تاریخ۔ زاہد مشکلاکشا ہے۔ اور وفات کا مادہ تاریخ قہر عرفا ہے۔ آپ کے کئی ایک رباعیات ہیں۔ ۛ

(۱۹) شاہ باز لا مکان طائر باغ وصال ۛ بیغے عطار علاؤ الدین ہمالیو لے

فائدہ۔ نام پاک آپ کا سید محمد بن محمد البخاری ہے۔ اصلی وطن آپ کا بخارا شریف ہے۔ آپ خلفاء میں سے ممتاز و سجادہ نشین ہیں۔ سوائے خلافت کے آپ کو رشتہ دامادی بھی حضرت نقشبند علیہ الرحمۃ کے ساتھ ہے۔ اس شجرہ طیبہ میں آپ کی نبت بطور بیعت و ارادت نہیں بلکہ نبت فیضانی ہے کہ حضرت نقشبند علیہ الرحمۃ نے بوقت وفات اپنے خدام و مریدوں کو حضرت عطار کے سپرد کیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ بعض شجرات میں آپ کا نام درج ہے اور بعض میں مرج نہیں۔ صاحب شجرات فرماتے ہیں کہ جب آپ نے وفات پائی تو اسی رات کو ایک نابینا درویش نے آپ کو خواب میں دیکھا تو عرض کی آپ کے ساتھ کیا معاملہ گذر تو آپ نے فرمایا کہ خدا نے مجھے وہ بزرگیان عنایت فرمائی ہیں

اون کی کوئی حد نہیں ہے لیکن ادنیٰ سے ادنیٰ یہ ہے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ چالیس فرسنگ تک شخص تیرے مقبرہ کے گرد گردنوں ہوگا۔ اس کو تیری لفیل بخش دیا جاوے گا۔
نقل ہے کہ ایک گروہ معتزلیوں پر آپ نے نظر توجہ ڈالی تو ادن کو خدا کی رویت کے جو انکار تھا وہ شک و شبہ زائل ہو گیا۔

نقل ہے کہ آپ کے ایک مرید نے کسی عورت پر نظر بد ڈالی تو جب آپ کے پاس آیا تو اس بات کا ذکر نہ کیا اور سکو اپنے غصہ کی نظر سے دیکھ کر فرمایا کہ وہ بات بھی کہہ نہیں تو میں ہی بتاؤں گا یہ سن کر وہ شرمندہ ہوا اور اس عورت کا ذکر بھی کر دیا۔ اور آپ کا فیض باطنی اس قدر تھا کہ تمام اصحاب خواجہ بزرگ نے آپ سے استفادہ لیا۔ یہاں تک کہ حضرت محمد پارسا نے بھی پھر بیعت کی۔
وفات آپ کی شب چار شنبہ کو بعد از نماز عشا بتاریخ ۲۰ ماہ رجب ۸۰۲ھ ہے۔ اور مدفون مبارک موضع چغانیان میں ہے۔ مادہ تاریخ وفات۔ ولی اللہ محمد دوم ہے۔

(۲۰) آتش کبر و عداوت نخل سے دیو نجات + خواجہ یعقوب دی جو و سخی کی واسطے

فائدہ۔ آپ اصحاب اجلہ میں ہیں۔ اور خلفاء مقبولہ نقشبندیہ علیہ الرحمۃ سے ہیں آپ علوم ظاہری و باطنی سے ممتاز و بہرہ یاب تھے۔ ابتداء میں کچھ حصہ طالب علمی کا طہرات و مصرع میں گزرا۔ بعد از تحصیل علوم ظاہری بخدمت فیض رحمت حضرت خواجہ بزرگ نقشبندی علیہ الرحمۃ حاضر ہوئے۔ جب بخارا شریف میں بغرض تکمیل علم باطنی و خزانہ میں پہنچے تو اول قرآن شریف سے فال کھولا یعنی جس نیت سے میں آیا ہوں وہ ہوگی یا نہیں۔ مصحف پاک کھولا تو سرورق سطر اول پر یہ آیت کریمہ نظر پڑی۔ اَوَّلَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهِدَا هُمْ اَقْتَدِهْ۔ پس اس آیت سے اشارہ محمود سمجھا خواجہ نقشبندی علیہ الرحمۃ کی خدمت اقدس میں التماس بیعت و ارادت کیا۔ جناب خواجہ بزرگ نے فرمایا کہ میں اپنے آپ کوئی کام نہیں کرتا۔ آج استخارہ کرتا ہوں اگر قبولیت ہوگی تو بہتر و زخیر حضرت یعقوب فرماتے ہیں کہ یہ رات میری پر ہزار مہینوں سیڑ بکرتھی کوئی رات اس قدر نملین نہیں گزری جس قدر یہ رات گزری ہے۔ کیونکہ یہ رات گویا میری قسمت کی معیار تھی۔ بار بار یہی اندیشہ تھا کہ خدا جانے کیا حکم ہوتا ہے۔ مقبول ہو گا یا نہیں۔ صبح کو جب جاگ کھلی تو خواجہ صاحب نے

مجھے دیکھا اور تبسم فرما کر کہا کہ تو مقبول ہے۔ بعد ازاں مجھے بیعت و تلقین سے سرفراز فرما کر خواجہ عطار کے سپرد کر دیا۔ اور بعد ازاں خواجہ بزرگ حضرت عطار کی زیر سایہ عاطفت پرورش و تربیت پائی۔ نقل ہے۔ کہ حضرت خواجہ احرار علیہ الرحمۃ جب آپ سے بیعت ہونے لگی تو آپ کے روئے مبارک پر کچھ چٹیان تھیں جس کے اونکو دل میں کچھ کراہت پیدا ہوئی۔ پس آپ کو یہ خطرہ معلوم ہو گیا اور آپ ایسے نورانی شکل میں نمودار ہوئے کہ بے اختیار اونکا دل آپ کے طرف کھینچا گیا اور بیعت ہو گئے اُس وقت خواجہ یعقوب نے فرمایا کہ خواجہ نقشبند علیہ الرحمۃ نے مجھ کو فرمایا ہوا ہے کہ تیرا ہاتھ میرا ہی ہاتھ ہے جو کوئی تجھ سے مرید ہو گا گویا مجھ ہی سے ہو گا۔ نام آپ کا مولانا محمد یعقوب ہے۔ ولادت آپ کی موضع چرخ تواج خرنہین سے ہے۔ وفات آپ کی ۸۵۱ھ بتاریخ ۵ ماہ صفر ہے۔ اور مزار پاک آپکا ہلغوف کہ نواح ہرات میں ہے۔ مادۂ تاریخ وفات آپکی شمس الہدایت ہے۔

(۲۱) مالک عبادت عاشق مہمود حق * آن عبید اللہ شاہ اولیا کی واسطے

نایک۔ نام آپ کا ناصر الدین بن محمود بن شہاب الدین احرار ہے۔ آپ اولاد امجاد خواجہ محمد باقی بغدادی سے ہیں۔ ابتدا میں ولایت شانشین منوطن ہوئے۔ آپ ولی مادر زاد تھے آپ کی والدہ ماجدہ اولاد شیخ عمر باغستانی سے تھی۔ جو کہ دیہات نواح تاشقند سے تھے۔ اور نسبت آپکی بطریق شیخ عمر باغستانی سولہ واسطے سے حضرت عبد اللہ بن عمر بن الخطاب تک پہنچتی ہے۔ آپ کی والدہ خواجہ محمود شانشی کی دختر ہے۔ بہت سے شائخین وقت کے فیض پایا۔ آپ کی کرامت کا تذکرہ مفصل خزینۃ الکھفیا و سفینۃ الاولیاء و تذکرۃ الاولیاء میں ہے۔ بجز کچھ عرض کرتا ہوں۔

(۱) جس وقت مولانا عبد الرحمن جامی سے اپنے اپنے مرید ہونے کے اور حضرت مولانا چرخ کی شکل نورانی میں ظاہر ہونے کی بیان فرمائی تو آپ بھی خواجہ احرار بطریق طبع و لیس اونکے روبرو ایسی نورانی شکل میں ظاہر ہوئے کہ جو مولانا جامی کے محبوب تھے۔

(۲) خواجہ ہندو ترکستانی آپ کے مرید ایک ہوا میں اڑتے تھے اپنے یہ حال گستاخی امیر دیکھ کر اونکا

سب مال چھین لیا۔ بہت عاجزی کی مگر ندیا۔ تب اونہون نے آپ کو اکیلا پا کر مارنا چاہا تو لپک کر آپ پر حملہ کیا۔ اور چھری مارنے کا قصد کیا آپ اسی وقت ایک چرواہے جنگلی کے شکل بنکر طاہر ہوئے۔ وہ حیران ہو گئے۔ چھری اوسکے ہاتھ سے چھین لی اور پھر اصلی صورت میں نمودار ہوئے اور فرمایا کہ اب بتا تیرا کیا حال کروں۔ وہ قدموں پر گر پڑا۔ آپ نے خطا معاف کر کے جو کچھ چھین لیا تھا واپس عنایت کیا۔ (۳) شیخ ابوسعید جو آپ کے متقدون میں سے تھے ایک عورت جمیلہ پر ایک روز اپنے مکان پر ہاتھ ڈالنا چاہتے تھے ناگاہ حضرت خواجہ حضرت احرار کی آواز سنی کہ اے ابوسعید کیا کر رہو؟

ابوسعید یہ سنتے ہی تھرا تھرا گئے اور اوس کام سے باز رہے۔ (۴) آپ کے کچھ خدام بازار گئے تھے وہاں ایک صاحب جمال کو ایک شخص دیکھ کر لگا تھا تو اوروں نے منع کیا اوسنے کہا کہ میں بنظر شہوت نفس نہیں دیکھتا جب آپ کے پاس وہ آیا تو اپنے آتے ہی پہلے ہی فرمایا کہ میں تو ابتک نفس کے مکر و خطرہ سے بیدار نہیں ہوں تو آپ ایسے کب سے ہو گئے کہ بدون شہوت نفس کے دیکھتے ہی وہ از حد شرمندہ ہوا۔ آپ بہت ہی اشراف خواطر رکھتے تھے۔ جو جو خطرہ کسی کے دل پر گذرتا آپ اوس کو کپڑا لیتے اور فرما دیتے تھے۔ کسی کی مجال نہ تھی کہ آپ کے پاس بیٹھ کر کسی طرح کا خطرہ

جی میں لاوے۔

۸۰۶ھ - ولادت آپ کی ماہ رمضان ۸۰۶ھ - مادۃ تاریخ - تاج عارفان ہے اور وفات آپ کی بروز ہفتہ ۲۹ - ربیع الاول ۸۹۵ھ میں ہے۔ لفظ مادۃ تاریخ وفات مرشد عارف ہے۔ عمر شریف آپ کی ۸۹ سال ہے۔ اور مزار مبارک شہر سمرقند میں ہے۔ +

(۲۲) اور لباس ہر و تقویٰ بخش اور رب دود + خواجہ زاہد محمد یار ساکیو

فائدہ - آپ خلفاء عظیمہ خواجہ احرار سے ہیں۔ علم ظاہری باطنی میں خوب حصہ وافر رکھتے تھے۔ فقر و تجرد و توحید و دوع میں مقامات عالیہ پر تھے۔ قبل از حاضر ہونے خدمت خواجہ سے کئی سال عبادت و ریاضت میں خجج کئے بعد از مجاہدہ کثیرہ کے آپ کو خواب میں اشارہ ہوا۔ آپ اپنی جگہ سے بنیت ارادت و سبیت بظرف خواجہ روانہ ہوئے۔ جب نزدیک پہنچے تو خواجہ احرار نے بھی نور باطن اس واقعہ پر اطلاع پا کر گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے مکان سے نکلے۔ راستہ میں ہر دو حضرات کا اتفاق ہوا

آپسین مصافحہ و معالقتہ کیا۔ ایک درخت سایہ دار کے نیچے بیٹھے۔ اور خواجہ صاحب نے مولانا زاہد صاحب کو بیعت سے مشرف کیا۔ اور آنا فانا مکمل کر کے اسی وقت اجازت و خرقہ خلافت عطا فرما کر وہیں پر رخصت کیا۔ اور سوائے اس ایک صحبت و ملاقات کے بار دیگر ملاقات نہیں ہوئی۔ شیخ شرف الدین صاحب روضۃ السلام میں فرماتے ہیں کہ مولانا زاہد محمد حضرت خواجہ یعقوب کے اقربا سے ہیں۔ وفات شریف آپ کی غرہ ربیع الاول ۱۳۶۹ھ میں ہے۔ اور مزار پاک موضع خوش ہے۔ مادۂ تاریخ وفات۔ فیض الہی ۱۳۶۹ھ ہے۔ +

(۲۳) عجز و مسکینی و درویشی ولسوزی ہم + ہو عطا درویش حق مرد خدا کیواسطے

فایده۔ ہم شریف آپکا درویش محمد ہے۔ آپ حضرت مولانا زاہد محمد کے صاحب نامدار و خلفاء کبار سے ہیں۔ آپ بصفہ علم ظاہری و باطنی بھی تصفیت تھے۔ اور جو دوسنحالی صفت سے بھی خاصۃً موصوف تھے۔ صاحب تذکرۃ اکابر صفیا فرماتے ہیں کہ خواجہ درویش محمد صاحب قبل از بیعت ۵ برس مجاہدہ و ریاضت و تفرید میں رہے۔ ایک دن آپ کو بھوکہ لگی آپ بقرار ہوئے اور آسمان کی طرف متوجہ ہوئے تو اسی وقت حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ اگر صبر و قناعت مطلوب ہے تو بہتر ورنہ مولانا زاہد محمد صاحب کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ وہ آپکو تعلیم و غیرہ فرمادینگے۔ پس عجز و اس فرمان کے آپ زاہد محمد صاحب کی طرف روانہ ہو کر حاضر خدمت ہوئے اور تکمیل کو پہنچے۔ وفات آپ کی ۱۹ محرم ۱۳۶۹ھ میں ہوئے اور روضہ مبارک آپکا موضع استقرار علاقہ شہر ہاترا باد میں ہے۔ مادۂ تاریخ وفات آپ کی۔ مستحشوق ہے۔ +

(۲۴) خازن انوار احمد گنج بخش خاص و عام + شافع محشر محمد مقتدا کیواسطے

فایده۔ آپ کا نام مبارک مولانا محمد مقتدا ہے۔ آپ فرزند ارجمند و خلفاء حق پسند خواجہ درویش محمد صاحب سے ہیں۔ تربیت ظاہری باطنی اپنے والد بزرگوار سے پائی۔ فکر و ذکر و عبادت و ریاضت میں از مد ساعی و کوشاں تھے۔ اور میں برس تک اپنا احوال چھپاتے رہے۔ اپنے قبل از رحلت اپنے ایک خط بنام خواجہ باقی اللہ صاحب تحریر فرمایا جس کے آخرین یہ دو بیت درج تھے۔ +

ہو گیا کہ جلدی گزر گئی ہے۔ آپ کے خوارق و کرامات نواز حد چنانچہ خزینۃ الاصفیاء و تذکرۃ الاولیاء و تذکرۃ الاصفیاء میں مندرج ہے۔

نقل ہے۔ کہ ایک دن اپنے امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ شروع کی چونکہ امام کے پیچھے الحمد للہ وغیرہ کا پڑھنا سخت منع بلکہ نماز کے ٹوٹنے کا اندیشہ ہے لہذا حضرت سیدنا مرشدنا ہادی نیا سراج الائمہ امام اکامہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کی روح پر فتوح اسی وقت حاضر ہوئے اور فرمایا کہ اے باقی باللہ ہمارے مذہب (خفی) میں بڑے بڑے اولیاء و علما و صلحا و محدثین و مفسرین داخل ہیں انہوں نے باتفاق امام کے پیچھے پڑھنا ترک کر دیا ہے۔ اس واسطے تم کو بھی قرۃ خلف امام ترک کرنا چاہیے۔ پس اپنے قرۃ امام کے پیچھے ترک کر دی۔

نقل ہے۔ کہ شیخ چاند مرض عینیت (نامردی) میں مبتلا تھے۔ آپ نے اس کو سینہ سے لگا کر توجہ دی وہ مرض خدا نے دور کر دیا۔

نقل ہے۔ کہ ایک لڑکا جو ان قلندر سے گر کر مر گیا تھا آپ نے فرمایا کہ مرا نہیں ہے ضعف سے ایسا ہو گیا ہے۔ آپ کے حجرہ مبارک میں اس کو لائے تو اپنے تھوڑی دیر بعد اس کو ماتمہ پکڑ کر باہر لائے اور فرمایا کہ دیکھو مرا نہیں ہے۔ وفات آپ کی بروز دوشنبہ ۲۵ جمادی الثانی ۱۰۱۲ھ میں ہوئی۔ اور عمر شریف آپ کی چالیس سال ہے۔ مزار شریف آپ کا شہر دہلی بیرون دروازہ متصل قدم شریف ہے۔ مادۃ تاریخ غیب اللہ ہے۔ ۴

(۲۶) بہر سلطان طریقت تیرہ باطن صاف ہو + شیخ احمد شمس الدین بدالہ جاکیوا

فائدہ۔ آپ کے فضائل و کمالات و خوارق و کرامات کتب سیر میں بہت ہی شرح و بسط سے مرقوم ہیں۔ آپ امام طریقت و مقتدا کے شریعت ہیں آپ رافع بدعت و محی سنت تھے۔ اسم شریف آپ کا شیخ احمد نسبت فاروقی اور لقب بدر الدین اور کنیت ابوالبرکات ہے۔ آپ کی نسبت و ارادت طریقہ نقشبندیہ میں شیخ عبدالباقی کے ساتھ ہے۔ اور نسبت قادریہ شاہ اسکندر کھیلتی کے ساتھ اور نسبت صابریہ چشتیہ اپنے والد ماجد شیخ خواجہ عبدالاحد کے ساتھ ہے۔ اور فیض سہروردیہ بھی خواجہ عبدالاحد صاحب ہی پایا۔ علاوہ ازین سلسلہ شطاریہ و مداریہ و کبرویہ وغیرہ کا فیض بھی

آپنے والد سے ہی پایا۔ آپنے اپنے مقامات و مراتب میں اس قدر ترقی پائی کہ خود حضرت باقی باللہ ضا
 حلقہ میں تشریف لاکر فرمایا کرتے کہ شیخ احمد ایسا آفتاب ہے کہ دو نو عالم اُس سے منور ہیں۔
 اور شیخ احمد صاحب اکثر فرمایا کرتے کہ طریقہ ماطریقہ صحابہ کرام است و نزد فقیر یک گام درین طبع
 زدن برابر ہزار گام است در طریق دیگر پہلے تمام علماء عصر و فضلاء و دہریہ میں سے حضرت شیخ احمد صاحب
 کو لقب مجدد کا مولانا مولوی عبد الحکیم صاحب سیالکوٹی کے زبان مبارک سے ظاہر ہوا۔
 اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی بھی قائل بہ مجددیت و افضلیت ہو گئے تھے۔ اور مولانا
 جلال الدین سیوطی اور خواجہ شیخ بدر الدین نقشبندی وغیرہ علماء کرام نے یہ حدیث دربارہ
 تعریف و بشارت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ تحریر فرمائی ہے۔ وہ یہ حدیث ہے۔
 یَکُونُ فِي أُمَّتِي رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ صَلَاتُهُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِ سَلَامًا وَكَذَا
 مِنْ النَّاسِ يَفْنِي سِرِّي أَمْتٍ مِنْ أُمَّتِي أَحَدٌ يَخْلُصُ بِشَفَاعَتِهِ وَاتِّحَادُكَ لَنَا كَيْفَ
 اَوْسَ كِي شَفَاعَتِ سَ اس قدر لوگ بہشت میں جاوین گے۔ اور خود شیخ احمد صاحب نے ایک جگہ اپنے
 مکتوبات میں فرمایا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَنِي صَلَاتِهِ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ وَمُصْلِحًا
 بَيْنَ الْفَتَيْنِ يَفْنِي شَكَرًا وَسُكْرًا جَنَّةً بَنِيَا۔ دو دریاؤں کے ملانے والا اور دو فریق کے
 اصلاح کرنے والا۔ مدت مدید سے دو فرقے وجودی و شہودی باہم سخت تنازع رکھتے تھے۔ آخر
 مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے اولہ قاطعہ و براہین ساطعہ سے ہر دو فریق کے مسائل و عقاید پر معقولانہ
 بحث کر کے مسئلہ وحدت وجود و وحدت شہود کو صاف و سہل کر دیا۔ اور ہر دو فریق کی صلح کرائی۔
 چنانچہ مکتوبات کے ناظرین پر روشن ہے۔

نقل ہے۔ کہ ایک دن آپ مراقبہ میں تھے کیا ایک خدا کی طرف سے یہ الہام ہوا۔ خَفَرْتُ تَالِكَ
 وَطِينَ تَوَسَّلَ بَكَ لَوْ اسْطَيْتُ اَوْ لَخِيسَ وَاسْطَيْتُ اِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ۔
 یعنی مجھ کو اور تیرے وسیلہ داروں میں دونوں کو میں نے تجھ سے کیا ہے۔

نقل ہے۔ کہ ایک دن حضرت محمد نعمان (یہ آپ کے خلیفہ خاص ہے) کو زیارت جناب سول
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ہوئی اور
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوبکر محمد نعمان سے کہہ دے کہ شیخ احمد کا مقبول

ہمارا مقبول ہے شیخ صاحب کا مردود ہمارا مردود ہے اور ہمارا مقبول یا مردود خدا کا مقبول یا مردود ہے۔

نقل ہے کہ ایک شخص امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عداوت رکھتا تھا ایک دن مطالعہ مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی کر رہا تھا کہ امیر معاویہ کے تعریف و توصیف کا مقام پڑھ کر نزار ہوا اور مکتوبات شریف کو بہت سختی و غصہ سے زمین پر مارا اسی رات کو خواب میں دیکھا کہ حضرت شیخ امام ربانی علیہ الرحمۃ آئے اور کان سے پکڑ کر فرمایا کہ اسے نادان میری کلام پر غصہ و معترض ہے چل تجھ کو امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے پاس لیچلون۔ چنانچہ امام ربانی علیہ السلام حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں کھڑے ہو کر عرض کیا کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی باب میں یہ شخص مجھ پر معترض ہے۔ اور غصہ سے زمین پر کتاب کو پھینک دیا ہے۔ اور حضرت علی نے فرمایا کہ اے شخص خبردار اصحاب نبوی کے حق میں کبھی کوئی کلمہ بے ادبی کا نہ کہنا اور نہ عداوت کرنا۔ یہ شخص معترض چونکہ نہایت ضد تھا اسلئے یہ کلام حضرت علی کی سُنکر متوہم ہوا اور ازلہ سے تردید پر مستعد ہوا۔ حضرت علی نے فرمایا کہ یہ شخص تو بدظن سنگدل ہے اس کے سینہ پر ایک دھچک لگاؤ تاکہ اس کا سینہ صاف ہو اور توبہ کرے۔ چنانچہ حضرت امام ربانی علیہ الرحمۃ نے زور سے اس کے سینہ پر دھچک لگایا فوراً اس نے توبہ کی۔ جب وہ شخص بیدار ہوا تو وہ ضرب سینہ پر موجود تھی۔ فی الفور حضور جناب شیخ احمد صاحب تائب ہو کر مرید صادق بن گیا۔

نقل ہے کہ ایک دن ایک شخص کو اپنے سفر کو روانہ کر کے فرمایا کہ اگر راستہ میں کوئی مصیبت و مشکل آن پڑے تو مجھ کو یاد کر لینا جب وہ سفر میں ایک بیابان میں پہنچا تو ناگاہ ایک شیر بہت غصہ سے نکلا اور حملہ کرنے پر مستعد ہوا فوراً اس نے اپکا نام پاک زبان پر لایا تو آپ اسی وقت حاضر ہوئے اور اپنے اس شیر کو ہنگام دیا اور اس مسافر کو مبعوث قافلہ کے نجات دلا کر سیدہ راستہ پر چلا یا۔ نقل ہے کہ جو شخص میری طریقہ میں بالواسطہ یا بلاواسطہ خواہ مرد ہو خواہ عورت قیامت تک داخل ہوگا اور سب کو خدا نے میری پیش نظر کر دیا ہے۔ اگر چاہوں تو ہر ایک کا نام و مقام بتا دوں۔ اور اپنے فرمایا ہے کہ مجھ کو بشارت ہوئی ہے کہ جس جنازہ پر تو نماز پڑھکا اوس میت کو بخشہ دوں گا۔ اپنے فرمایا کہ جو کمالات کہ نوع بشر کے لئے آئندہ ممکن ہیں وہ خدا نے اس عاجز کو عنایت کئے ہیں۔

باستثناء کمالات نبوت آپ گیارہویں صدی کے مجدد ہیں۔ اور صاحبِ روضۃ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ احمد علیہ الرحمۃ کے دو خارقِ اعظم صفوہ ہستی پر رگٹے ہیں۔ ایک تو آپ کے مکتوبات شریف۔ دوم آپ کی اولاد پاک۔ اگر زیادہ آپ کے حالات کی ضرورت ہو تو رسالہ مقامات امام ربانی اردو مطبوعہ دہلی میں پڑھو۔ آپ کی ولادت باسعادت بتاریخ ۱۲۔ ماہ شوال ۹۷۱ھ روز جمعہ ہے اور وفات شریف بروز شنبہ بتاریخ ۲۶۔ ماہ صفر ۱۰۳۲ھ ہوئی۔ عمر شریف آپ کی ۶۲ برس ہے۔ مزار شریف آپکا سر نہد شریف میں ہے۔ مادہ تاریخ ولادت۔ اشرف نقیب ہے۔ مادہ تاریخ وفات احمد صراط المستقیم ہے۔ +

(۲۷) حضرت و عصمت طہارت پارسائی القاد کر عطا معصوم از سہو و خطا کیو سطر
 فائیم۔ ہم شریف آپکا خواجہ محمد معصوم ہے علیہ الرحمۃ۔ اور لقب آپکا عترۃ الوقی
 اور آپ فرزند ثالث شیخ احمد علیہ الرحمۃ ہیں۔ نبت شریف آپکا از راہ اجداد امجاد گیارہ
 واسطہ سے سلطان فرخ بادشاہ کابل تک پہنچتا ہے۔ اور انیس واسطہ سے حضرت امیر المومنین عمر
 رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ مقام آپکا بوجہ علو استعداد و ولایت محمدی المشرّب تھے۔ ۱۶ برس
 کی عمر تک جملہ علوم ظاہری سے فارغ ہو کر علم باطنی میں آپ سب بہائیوں میں سے سبقت لگے۔ یہاں تک
 کہ آپ کے والد ماجد نے باوجود صغیر سن و کم عمری کے اپنے مریدوں کی تربیت فرمانے کی اجازت
 فرمائی۔ آپ کے مریدوں کی تعداد نو لاکھ سے زیادہ تھی۔ اور سات ہزار آپ کے خلیفہ تھے۔ اور میر
 محمد بخشانی اپنی کتاب تذکرۃ المشائخ معصومہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ
 معظمہ میں ایک لڑکا مر گیا اور اسکے والدین بوجہ علو و افراط محبت بہت ہی جزع و خزع و گریہ و زاری
 کرتے تھے یہاں تک کہ اونکا حال اتر ہو گیا۔ وہ گریان و نالان آپکے پاس آئے حضور نے نہایت الحاح
 و تضرع سے اٹھ اٹھ کر دعا فرمائی خدا نے قبول فرمائی وہ بچہ زندہ ہو گیا۔

نقل ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص کہیں تجارت کو گیا اتفاقاً بمع مال و اسباب جہاز پر سوار ہوا اور
 جہاز ہلاکت و گرداب میں آگیا۔ جب غرق ہونے پر پہنچا تو حضرت شیخ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کو یاد کر کے
 ایک ہزار روپیہ نذر رکھا اسی وقت ایک اور طرف سے ہوا چلی تو وہ جہاز بہ صحت و سلامتی ملاطہ سے

باہر ہو گیا۔ اور منزل مقصود تک پہنچ گیا۔ جب وہ شخص آپ کے پاس آیا تو پانچ سو روپیہ نذر پیش کیا حضرت
خواجہ صاحب نے فرمایا کہ اس تباہی و غرقانی میں تو ہزار روپیہ اور اب پانچ سو روپیہ وعدہ کا ایفاء
واجب ہے۔ وہ شخص نہایت ہی شرمندہ ہوا اور ہزار پورا نذر کر کے معافی چاہی۔ +

نقل ہے کہ شاہ جہان آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ بہت ہی استدعا کرتا تھا۔ مگر آپ نے
قبول نہ فرمایا۔ اور عالمگیر بادشاہ آپ کا مرید ہوا مگر دولتِ صحبت آپ کی بھی اوسکو نصیب نہ ملی۔ +
نقل ہے کہ محمد صدیق صاحب پشاور کی کہتے ہیں کہ دو بار بوقتِ مصیبت میں نے اکیو یاد کیا آپ فوراً
تشریف لائے اور اوس مصیبتِ ربانی دلوائی۔ اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی فرمایا کرتے تھے کہ
خدا نے محمد معصوم کو خلعتِ قبولیت عطا فرمایا ہے۔ اور آپ کی مٹی کا خمیر بقیہِ خمیر طینتِ جنابِ حبیبِ حق
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ ولادت آپ کی سن ۶۱۰ھ میں ہوئی اور وفات شریف آپ کی
سن ۶۷۲ھ بتاریخ ۹۔ بیع الاول یا اکیہزار اوناسی ہے۔ عمر شریف آپ کی ۶۲ یا ۶۳ سال تھی۔ لفظ مادہ
تاریخ ولادت۔ یا ر حق محمد و مہ ہے۔ اور لفظ مادہ تاریخ وفات زاهدی غنی ہے۔
مزار شریف آپ کا سرحد شریف میں ہے۔ ضرور ہی دیکھو۔ +

(۲۸) خاتمہ بالخیر و باایمان میرا کیجیو + حجة الله آن امام اتقیا کیوٹے

فائدہ۔ اسم شریف آپ کا حجة الله اور لقب نقشبند ثانی اور خرفہ خلافت اپنی والد ماجد
شیخ محمد معصوم سے پایا اور علم ظاہری و باطنی میں کمال تھا اور فقر و زہد و تقویٰ میں خوب مضبوط و ثابت قدم
تھے۔ جب آپ حج بیت اللہ کی طرف روانہ ہوئے تو آپ کو ساتھ ۲۵ ہزار حاجی روانہ ہوئے گل کا
خرج و زاد سفر آپ ہی کے ذمہ تھا۔ اوس قافلہ میں چند روانضی بطور تقیہ داخل تھے حضور کو خدا نے
مطلع کر دیا۔ اپنے فرمایا کہ کئی لوگ ایسے ہیں کہ ظاہر و کائنات اور باطن ان کا ناپاک ہے اسی
اشارہ میں با مخالف سے جہاز گھوم کر میں کی طرف متوجہ ہو کر ایک کنارہ پر پہنچ گئے۔ اوس جگہ پر قومِ خوارج
ترقی پر تھے۔ اُنہوں نے حدودِ عداوت کو اس حد تک بڑھایا کہ قتال و جدال تک تو بت آئی جیب بہت ہی
تخلیف پہنچی تو اپنے دعا فرمائی۔ فی الفور خدا نے قبول کر لی۔ چنانچہ ۱۲ علماء وغیرہ کو خواب میں دیکھا
گیا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہیں اور سب قوامِ خوارج و روانضی کو طلب کر کے فرمایا کہ

نہایت افسوس ہے کہ اہل بیت کے ساتھ الفت اور خلیفہ بنی مہر سے عداوت۔ چند کس کو فرمایا کہ او کو مارو جب خواب سے بیدار ہوئے تو زود کو ب کا اثر بد نون پر موجود تھا۔ پس بعد از قدرے گفتگو کے وہ علما وغیرہ تائب ہو کر مرید ہو گئے۔ وفات شریف آپ کی ۲۹ محرم ۱۱۱۵ھ۔ مزار مبارک آپ کا سریند شریف۔ اور لفظ مادہ تاریخ وفات۔ موالقشبند ثانی ہے۔ *

(۲۹) کون ہے تجھ بن میراجیا ہون لیا نونیرا + رحم جہر زبیں اولیا کیواسطے فائدہ۔ اسم شریف آپ کا محمد زبیں ہے۔ آپ نبیرہ و خلیفہ نقشبند ثانی ہیں۔ آپ کو خدا نے دولت دنیا و دین عطا کی تھی۔ آپ کے وقت کے امر اور غیرہ سب آپ کے معتقد و مرید تھے۔ وظیفہ دائمی آپ کا یہ تھا۔ ۲۴ ہزار کلمہ طیبہ۔ ۵ ہزار اسم ذات۔ اور صلوٰۃ الاوابین اور ۱۰۰ ہزار کلمہ شریف۔ اور نماز تہجد میں چھ بار سورتہ یس۔ اور بعد از قیلولہ دو رکعت پڑھتے جنہیں قرآن مجید ختم کرتے۔ بعد از عصر درس حدیث و تصوف فرماتے۔ وفات شریف آپ کی بروز چار شنبہ بتاریخ ۴ ذی الحجہ ۱۱۱۵ھ میں ہوئی۔ مزار شریف آپ کا سریند شریف۔ لفظ مادہ تاریخ وفات۔ مشتاق محمد زبیں ہے۔ *

(۳۰) روئے الوارخوئے والا جند اصد مر حیا + خواجہ قطب الدین اشرف نقا کیواسطے فائدہ۔ آپ کا نام نامی بشاہ قطب الدین بخاری اور معروف بہ محمد اشرف اور لقب آپ کا حمید حسین ہے۔ ولادت آپ کی ملک ماوراء النہر میں ہے۔ آپ خلیفہ اکبر ہیں خواجہ زبیر علیہ الرحمۃ کے علاوہ مجاہدہ و ریاضت باطنی کے آپ عالم حدیث و فقہ و تفسیر وغیرہ تھے اور درس بھی فرمایا کرتے تھے۔ آپ نے سریند شریف میں انکر علم باطنی حاصل کیا اور بعد از انتقال اپنے پیرو شغیر کی سند خلافت پڑھی۔ کچھ عرصہ تک سریند شریف میں مقیم رہے۔ بعد از مدت مدید کے ایک صاحبزادہ صاحب کے ساتھ کسی بات پر عناد ناحق شروع ہو گیا۔ یہاں تک خواجہ قطب الدین کی غیرت و رنجیدگی سے سریند فنا و تباہ ہو گیا۔ اسی واسطے امام رفیع الدین صاحب کو بانی سریند کہتے ہیں اور خواجہ قطب الدین صاحب کو فانی سریند کہتے ہیں۔ چھ برس تک سریند میں لرزہ و زلزلہ رہا۔

آپ نے وہاں سے رخصت ہو کر گیارہویں صدی میں مدینہ منورہ قیام فرمایا۔ آپ کی وفات
۱۱۔ ربیع الثانی ۸۰۰ھ میں ہوئی۔ اور مزار پاک آپکا آدم بنوری و خواجہ محمد پارسل کے پاس مدینہ
منورہ میں ہے۔ اور آپ ستقف روضہ عثمانی کا آپ کے مرقہ پر گرتا ہے۔ لفظ تاریخی یہ ہے۔
ظفر اللہ ہے۔ ۴

(۱۳) دل کی حسرت یہی اور التجا میری یہی ۴ ہو جمال اللہ کا حاصل گدا کی واسطے

فائدہ۔ اسم شریف آپکا سید حافظ جمال اللہ صاحب بن سید محمد درویش صاحب ہے۔
نسب نامہ آپکا حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ بخارا شریف سے
آپ سپاہیانہ لباس میں آئے۔ اور سرسند شریف میں قیام فرمایا۔ مگر اس سے پہلے وہ عملیات قصائد
خوانی کرتے اور تلوار باندھ کر ملک کی سیروساحت کیا کرتے۔ اور علم ظاہر بھی حاصل تھا۔ آپ حافظ
قرآن بھی تھے جب سرسند شریف پہنچے تو جناب خواجہ محمد اشرف صاکی کے ہاتھ پر بیعت کی بعد از
دیرانی سرسند کے رامپور المعروف بہ مصطفیٰ آباد شریف لگے۔ آپ عیال نہ رکھتے تھے۔ آپ کے بعد تین خلیفہ
ہے۔ اول شیخ صاحبی علیہ الرحمۃ۔ دوم خواجہ شاہ درگاھی رامپوری۔ سوم شاہ
محمد عیسیٰ علیہ الرحمۃ گنڈاپوری۔ وفات آپ کی تین یا چار ماہ صفر ۱۰۸۰ھ میں ہوئی۔ مرقہ
آپ کا رام پور متصل دروازہ عید گاہ۔ لفظ مادہ تاریخ۔ منظر حیات اللہ ہے۔ ۴

(۱۴) مرض دل بڑھتا گیا ہے اب تو اے عیسیٰ میری دوا ہو کشف طالب شفا کی واسطے

فائدہ۔ اسم شریف آپکا محمد عیسیٰ ولادت آپ کی موضع چودہ علاقہ ملتان میں ہے۔ آپ
خلیفہ اکبر و متقب خاص ہیں حضرت حافظ جمال اللہ صاحب کے۔ اور شرف سیادت سے بھی ممتاز تھے۔
اور علم ظاہری باطنی میں بے نظیر تھے۔ آپ ہر روز حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت کرتے ہوئے
تھے۔ آپ چند عرصہ اپنی پسر شمس میر کی خدمت فیصد رجت میں رکھ کر تاج خلافت پایا۔ اور گنڈاپور
فلاح جون میں اقامت پذیر ہوئے۔ آپ کے تین فرزند تھے۔ ایک خواجہ پیر محمد صاحب دوم
خواجہ جان محمد صاحب۔ سوم علی محمد صاحب علیہم الرحمۃ۔ بعد از وفات پدر عالی قدر خود مستند

شیخ پر خواجہ جان محمد صاحب ٹیپھے۔ وفات آپ کی ۱۲۲۰ھ ذی الحجہ ۱۲۲۰ھ مرقد شریف آپکا موضع گنڈاپور میں ہے۔ مادہ تاریخ وفات آپکا۔ منظر ۱۲۲۰ھ ہے۔

(۳۳) شیخ عالم قطب اعظم غوث و فیاض زمان + فیض اللہ فیض دہ شاہ و گدا کیو اسطے

فائدہ۔ ولادت باسعادت آپ کی ملک تیراہ افغانستان میں ہے۔ فیض حقیقی رزائن مخفی آپ نے حضرت خواجہ محمد عیسیٰ علیہ الرحمۃ گنڈاپوری سے حاصل کیا۔ اور بعد از خدمت و ریاضت کثرت کے خرقہ خلافت بھی آپکو عطا کیا گیا۔ آپ سپہ گری میں ملازم تھے۔ خواجہ کے علاوہ جو کچھ موجود ہوتا فقر و درویشوں کو خیرات و صدقات دیا کرتے۔ ایک دن آپکا پہرہ ایک برج پر تھا۔ اور آپ ایک وقت کھڑے تھے کہ ناگاہ حضرت سید حافظ جمال صاحب شکار کھیلنے کھیلنے اوس طرف سے گزرے۔ اور آپ کی نظر کیمیا اثر حضرت فیض اللہ پر پڑی تو یہ حضرت سخت بیہوش ہو گئے۔ حضرت حافظ صاحب آپ کو کمال محبت سے اپنے ساتھ لیکر گھر لے گئے اور چند مدت کے بعد آپکو حضرت محمد عیسیٰ صاحب اپنی ضلیفہ خاص کے سپرد کر کے خود رخصت فرما گئے۔

نقل ہے۔ کہ ایک دن خواجہ محمد عیسیٰ صاحب نے فرمایا کہ اے فیض اللہ چلو تمکو خواجہ خضر علیہ السلام کی زیارت کراؤ۔ اپنے فرمایا کہ بے ادبی معاف میرے خضر تو آپ ہی ہیں جو کچھ مجھے بھیجے گا۔ تو آپ ہی کے ذریعہ وسیلہ پہنچے گا۔ حضرت خضر علیہ السلام ہی ہیں مبادا ایسا نہ ہو کہ اون کی جلالت مجھ پر آجائے اور آپکو کہیں نظر حقارت دیکھوں۔ اس خوش اعتقادی سے آپ بہت ہی خوش ہوئے اور آپ اس قدر محو ہوئے کہ گریہ نمودار ہوا۔ اسی اشار میں خواجہ محمد عیسیٰ علیہ الرحمۃ نے آپکو نعل میں لیکر خوب معاف کیا اور منزل مقصود تک پہنچا دیا۔ اور آپکو فرمایا کہ یہاں سے چلے جاؤ کہ سلطنت کفار ہونے والی ہے۔

نقل ہے۔ کہ ایک دن آپ ایک راستہ میں تہکان کی وجہ سے ٹپھ گئے اور وہاں پر ایک خشک درخت کہنے بھی تھا۔ چند اشخاص مسافر اوس طرف سے گزرے تو اون میں ایک نے کہا کہ یہ کون شخص ہے۔ دوسرے نے کہا کہ کوئی فقیر درویش ہوگا کسی نے جواب دیا کہ اگر فقیر ہوتا تو کیا یہ درخت سبز نہ جاتا۔ حضرت فیض اللہ نے دعا فرمائی تو وہ درخت فوراً سبز بھی ہوا اور پھل پھول بھی اوسکو لگ گئے۔ پس آپ نے وہیں پر قیام

اور ہزار لوگ آپ کے طالب و مرید ہوئے۔ اور پہلے پہل بابا جی تیرا ہی مشہور ہو گئے۔ آپ کی وفات
شریف بتاریخ ۸۔ ربیع الاول ۱۲۴۵ھ۔ مزار شریف آپکا موضع تینڑی شریف ملک تیراہ میں ہے۔
مادہ تاریخ وفات آپکا۔ درمنظومہ ۵۷ ہے۔ +

(۳۴) معدن علم و ہدایت منظر نور خدا + خواجہ نور محمد باصفا کیواسطے

فائدہ۔ اہم شریف آپکا خواجہ نور محمد صاحب المعروف بابا جی تیرا ہی ہے۔ آپ نے
فیض باطنی اپنے والد ماجد حضرت فیض اللہ صاحب سے حاصل کیا۔ اور بعد از انتقال پدرالیقہ
کے مسند خلافت پر بیٹھے۔ جب جملہ اطراف و اکناف سے خلعت جوق در جوق آنے لگی اور علماء و فضلا
داخل طریقت ہوتے گئے تو لوگوں کو بوجہ ملک یاغستان راستہ میں بہت ہی تکلیف ہوتی تھی۔ آپ نے
اپنے موضع تیزئی شریف سے ڈیرہ اٹھا کر کچھ اہل و عیال۔ اسباب و مال موضع چورہ شریف ملک جنڈال
میں جائے گزین ہوئے۔ ولادت شریف آپ کی ملک تیراہ ہے اور آپ کے چار صاحبزادہ بالکمال تھے۔ اول
خواجہ احمد گل صاحب علیہ الرحمۃ۔ دوم خواجہ فقیر محمد صاحب علیہ الرحمۃ۔ سیوم خواجہ بن محمد
صاحب دام فیضہ چہارم شاہ محمد صاحب علیہ الرحمۃ۔ یہ ہر چار حضرات انہی والد ماجد کے بعد
مسند خلافت پر بیٹھے۔ آپ کے انتقال کے وقت آپ کے پاس جناب حضرت شینے الشیوخ مرشدنا
مادینا حضرت فقیر محمد صاحب موجود تھے اور سر مبارک بابا جی صاحب کا حضرت صاحبزادہ دوم کی
زانو مبارک پر تھا۔ اور انہوں نے بدست خود تجہیز و تکفین کی اور غسل بھی دیا۔ اور انہی ہاتھ مبارک سے
حضرت بابا جی کو لحد شریف میں لٹایا۔ اور جو کچھ جناب خواجہ نور محمد صاحب کا فیض باطنی اور
خزانہ مخفی تھا وہ اسی وقت حضرت فقیر محمد صاحب کو عطا کیا گیا۔ آپ کی وفات کے بعد خلفائے
چار خلفے اعظم و مشہور تھے۔ اول خواجہ انور صاحب خشکی دوم خواجہ شاہ نامدا رنہتالیوی المعروف
ہادی صاحب۔ سیوم خواجہ محمد مین صاحب ہوشیار پوری۔ چہارم خواجہ حافظ عبداللطیف
صاحب سکنہ نقبہ خوانی۔ +

نقل ہے۔ کہ ایک دن ایک درویش نے عرض کی کہ بابا جی صاحب کیا سبب ہے کہ اور لوگ صدا
ریاضات و مجاہدات کر کے بھی اس قدر جوش عشق و جذب و فیض نہیں حاصل کرتے جس قدر حضور کے خدام

چند روز میں حاصل کر لیتے ہیں۔ اپنے فرمایا کہ دوست۔ باپ یا اولاد اس شخص کے تنگ دست و محتاج ہوتے ہیں جنکا باپ رفیق غریب و مفلس ہو۔ اور جنکا باپ رفیق مالدار ہو اور تنگ زیادہ تر غلوں و محبت کی ضرورت ہے محنت کی چندان حاجت نہیں۔ آپ کی عمر شریف ایک سو ساٹھ برس کہتے ہیں۔ اور وفات آپ کی ۱۲۔ شعبان ۸۸۶ھ۔ مزار شریف موضع چور کا شریف۔ لفظ مادہ تاریخ وفات غفور ۸۸۶ھ ہے۔

(۳۵) زبدۂ ابدال ووران تاج فقر ارجہا : آن فقیر محمد و صاحب ہدی کیواسطے

حاجی گل از گلستانِ رسولِ کردگار : واقف سرو علا قدر و قضا کیواسطے

فائدہ۔ جناب سلطان العارفين قدوة السالكين زبدة العابدین تاج الاولیاء فخر الکفایا۔ سرچشمہ کمالات مجموعہ خوارق و کرامات مقبول سرمد محبوب صدامنا مرشدنا ہادینا شیخنا حضرت بابا جی فقیر محمد صاحب لہذا فی علیہ الرحمة۔ علم ظاہری باطنی اپنے والد بزرگوار سے حاصل کیا۔ اور ایام صغر سنی سے آپ ذکر و فکر و مراقبہ و اتباع شریعت میں از حد مصروف و مشغول رہتے تھے۔ اور قطع ماسوائی اللہ کا طریق آپ کو پہلے ہی مرغوب و پسند تھا آپ اپنے والد ماجد کے ساتھ بہت ہی محبت و رابطہ و اطاعت کا طریقہ رکھا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ خورد و آشام فرشت و برخواست و گفتگوی وغیرہ میں بالکل متحد الاوصاف تھے۔ اور آپ کا نسب نامہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔

نسب نامہ یہ ہے۔ فقیر محمد بن نور محمد بن فیض اللہ بن خان محمد بن علی ولی محمد بن شیخ سلیمان بن شیخ سلطان شیخ الاسلام بن عبد الرسول بن عبد الحمی بن حبیب اللہ بن رفیع الدین بن نور الدین بن نصر الدین بن سلیمان بن یوسف بن اسحاق بن عبد اللہ بن شعیب بن احمد بن یوسف ثانی بن محمد شہاب الدین معروف فرخ شاہ کابل بن نصر الدین بن محمود المعروف بن شیمان شاہ بن سلیمان ثانی بن مولوی بن پٹھان محمد سعید بن عبد اللہ الواغظ الاصفہانی بن عبد اللہ الواغظ الاکبر بن ابو الفتح بن اسحاق بن ابراہیم بن آدم بن سلیمان بن ناصر بن

عبداللہ بن عمر بن الخطاب بن امیاج بن عبد المناف النخعی۔ اسکی صحت کا تو مجھے ادعا نہیں کیونکہ
 میں نے یہ دوسری کتابوں سے نقل کیا ہے۔ اگر کسی صاحب کو غلطی معلوم ہو جاوے۔ تو وہ اپنے طرف سے
 تصحیح کر کے شائع کر دیوے۔ غرض کہ خدا نے حضرت قبلہ عالم علیہ رحمۃ کو وہ وہ کمالات عطا فرمائے تھے۔
 کہ آپ کے وقت میں اور دوسروں کو بہت کم عطا ہوئے تھے۔ قرآن کریم کے اسرار و نکات آپ کو ایسے
 معلوم تھے کہ دیگر اہل علم کو اونکا سمجھنا دشوار تھا۔ آپ کو قرآن مجید کی ہر ایک کی خواص و فوائد جدا
 معلوم تھے۔ آپ اپنے وقت میں مرجع اہل اللہ تھے۔ بروز ولادت آپ اپنی والدہ کا شیر نہ پی تھے ہر چند کوشش کی گئی
 مگر نہ پایا اتنی نہیں پیا۔ ادا تھا تشریف لائے تو آپ کو مایا کہ یہ تو اپنا حصہ ابھی طلب کرتا ہے۔ آپ نے اسی وقت اپنی زبان
 مبارک اذکی دین مبارک میں ڈال دی اور لعاب دین پلایا۔ بعد ازاں آپ نے دورہ پیا۔
 کرامات آپ کی بیشمار ہیں۔ جو کہ خلفا موجودین سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ آپ کا فرمان ہے
 کہ جو کوئی ہمارے کسی مرید صادق دوست مخلص کو ناحق کسی قسم کی تکلیف و ایذا دیوے گا تو خدا اسکو
 ایسا شرمندہ و ذلیل کر لگا کہ لوگ دیکھ لینگے۔ چنانچہ راقم الحروف نے اسکا تجربہ پار کیا بعینہ و بسا نکلا
 جیسا کہ فرمایا تھا۔ آپ اپنے احباب کو اکثر یہ حدیث قدسی فرما کر متنبہ و خبردار کرتے تھے۔ مَن
 لَمْ يَرْضَ لِقَضَائِي وَلَمْ يَبْصُرْ عَلَى بِلَائِي وَلَمْ يَشْكُرْ عَلَيَّ نِعْمَائِي وَلَمْ يَقْنَعْ
 بِعِطَائِي فَلْيَطْلُبْ رَبًّا سِوَايَ یعنی جو شخص ہمارے فرمان و حکم پر راضی نہیں اور
 ہماری بلاؤں پر صابر نہیں۔ اور ہماری نعمتوں پر شاکر نہیں۔ ہماری عطیہ پر قانع نہیں پس وہ ایسا
 شخص ڈھونڈ لے لیوے کسی اور خدا کو میرے سوا۔ اور آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ باطن درست کرو
 کیونکہ بعد از مرگ اعمال باطنی سے ہی نجات مل سکتی ہے۔ مگر ظاہر کا لحاظ بھی ضروری رکھو۔ کیونکہ
 باطن کی درستگی و صحت کی علامت ہی ظاہری اعمال ہیں۔ الظاہیر عنوان الباطن۔ آپ
 فرمایا کرتے تھے کہ خدا کو خدا کے لئے یاد کرو۔ اور پیار کرو۔ نہ اپنے کسی مقصد کے لئے۔ کیونکہ مقصد کے
 لئے یاد کرنا صرف مقصد کی ہی یاد ہے۔ خدا کی یاد بے غرض چاہئے۔ یہی معنی ہیں اللہ کے۔

نقل ہے۔ کہ ایک دفعہ ایک صوبہ دار نے عرض کی کہ یا حضرت میری عمر حد شباب سے تجاوز کر گئی
 ہے اور اب تک میرے گھر میں اولاد نہیں ہوئی آپ اللہ رحم کرین اور دعا فرما دیں کہ خدا اس آخری قسینا

کچھ اولاد نہ ملتا تھا۔ آپ نے ایک تعویذ دیا۔ اور دعا فرمائی۔ اور اسی وقت فرمایا کہ ہمارا مالک تمکو
لڑکا عطا کرے گا تو اس کا نام عبد اللطیف رکھنا۔ چنانچہ سال آئندہ جب حضرت دوبارہ تشریف
لے گئے تو اس صوبہ دار نے ایک بچہ حاضر کیا اور کہا کہ یہ وہی ہے جس کا نام عبد اللطیف آپ نے
رکھا ہے۔ جواب کی دعا سے خدا نے عنایت کیا ہے۔

ایک دفعہ کسی صاحب نے بطور شکوہ و شکایت عرض کی کہ یا حضرت آپ کی خدمت اقدس میں کئی احباب
و خدام برسوں سے حاضر ہیں۔ اور حتی الامکان ریاضت و مجاہدہ بھی کرتے ہیں۔ اون پر اپنے تاحال
ایسی نظر رحمت نہیں فرمائی۔ جیسے کہ حضرت حافظ جماعت علی صاحب پر فرمائی ہے۔ کیونکہ
ایک ہفتہ میں اذکوا اپنے صاحب ارشاد بنا دیا ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ فقیر کے پاس خدا نے سب کچھ دیا
ہے۔ مگر اپنی اپنی قسمت ہے۔ میں کیا کرتا۔ یہ شخص چراغ بھی خود ہی لایا اور بتی بھی ساتھ ہی لایا۔
اور آگ و تیل بھی ساتھ موجود تھا۔ سب کچھ عمدہ تیار تھا۔ مینے صرف جلانے کی محنت کی ہے۔ خدا نے
روشن کر دیا۔ ع ہی اپنا اپنا مقدر جدا ہے۔ آپ کے خلفاء بھی علاوہ آپ کی اولاد کے بہت ہیں۔
مگر مشہور زیادہ یہ ہیں: حضرت سید حافظ حاجی مولوی جماعت علی شاہ صاحب علی پوری۔
اور حضرت سید جماعت علی شاہ ثانی علی پوری۔ حضرت علامہ محمد الدین صاحب علی جناب
حافظ عبد الکریم صاحب ساکن اولیٰ پٹنہ صاحب مولوی حسن محمد صاحب گجراتی۔ حضرت علامہ
نبی صاحب قریشی ازبک۔ حضرت مولوی علامہ محمد صاحب بکھی والی۔ حافظ فتح دین صاحب
رنگ پوری۔ وغیرہ وغیرہ مجھے ان ہی حضرات کا علم ہے اگر اور حضرات بھی ہوں تو میں معافی کا خواہان
ہوں کہ اول کا نام ہی درج کرنے سے معذور ہوں کیونکہ مجھے اس کا علم ہی نہیں۔

آپ کا معمول تھا کہ آپ لباس سادہ نیلگون و سیاہ اکثر پہنتے۔ انگر کھاسیہ۔ پانچاہ سفید۔ کلاہ مبارک
لوہی خط دار کبھی اوپر سبز دستار ہوتی تھی۔ سر پر کبھی لوہی۔ کبھی چادر اوڑھتے تھے۔ پاؤں میں پاپوش
پٹھواری پہنا کرتے تھے۔ ہاتھ مبارک میں عصا ہمیشہ رکھا کرتے۔ آپ کی طبیعت ایسی پاک تھی کہ
تضییع و ریاء و تکلف سے سخت متنفر تھے۔ عجب وغرور و فخر و خود بینی وغیرہ آپ کے نزدیک نہ آیا
تھا۔ مسکنات و نمکنت آپ کے اندر اس قدر گوٹ گوٹ بہری تھی کہ اگر کوئی شخص دنیا میں مردہ
چلے پرتے دیکھنا چاہتا تو آپ کو دیکھ لیتا۔ آپ کی طبیعت میں اس قدر جمال تھا کہ سالہا سال کسی پر

۲۰
عبد اللطیف

غصہ و ناراض نہ ہوتے۔ نخل و سکون و بردباری میں بے نظیر تھے۔ آپ خود بھی سکوت فرماتے اور دوسرے احباب کو بھی خاموشی کی ترغیب فرماتے۔ باوجود آنکد آپ کی مجلس میں ہر قسم کے علماء و امراء وغیرہ موجود رہتے مگر سب پر ایک ایسی ہیبت و رعب چھایا رہتا کہ کسی کو لب کشائی کی جرات نہ تھی جو شخص آپ کی خدمت میں بیٹھ جاتا پھر دل اوٹھنے کو نہ چاہتا۔ باوجود خوش خلق و نرم صبح ہونے کے آپ بارعب باہیت معلوم ہوتے تھے۔ یہ ہیبت حق و ابن از خلق نیست *

آپ اپنی بیماری وغیرہ کا حال حتی الامکان اور دن پر ظاہر کرتے تھے جو شخص حد قدل سے حلقہ میں حاضر ہوتا تو وہ فوراً عاشق صادق بنکر جان تک قربان کرتا۔ آپ کی خوراک بالکل کم تھی خیر روٹی و کھجور ہی آپ کو مرغوب تھی مریح سرخ سے اور میوہ سے طبعی نفرت تھی۔ کسی خاص چیز کے آپ عادی و خوگر نہ تھے۔ جو کچھ وقت پر حاضر موجود ہوتا وہ برضا و رغبت تناول فرما لیتے۔ آپ نے آخری عمر میں اجاب راولپنڈی کے اصرار سے چائے شیرین پینا شروع کر دی تھی۔ ایام سردی میں آپ تین تین تک پانی نہ پیتے۔ آپ ہمیشہ پاکیزہ و صفا چیزوں کو پسند فرمایا کرتے تھے۔ آپ اکثر شب بیداری میں راکرتے۔ آپ کی خواب بھی مراقبہ ہی ہوتا تھا۔ جب کبھی رات کو دیکھا گیا تو توبیدار ہی ہوتے۔ آپ جب لیٹتے تو سر سے پاؤں تک اپنی لوگی سیاہ اوڑھ لیتے۔ جسکی زیارت گدایا وانا ہے۔ وہ آپ ہی تھے۔ آپ دراصل مجذوب سا لک تھے۔ معمول اشغال آپ کا یہ تھا کہ بعد از نماز صبح تا طلوع آفتاب مراقب رہتے۔ بعد از ان قرآن شریف کی تلاوت بقدر دویا اڑھائی سپارہ فرماتے تھے۔ اسکے بعد آپ ختم شریف بذات خود پڑھا کرتے۔ بعد از تناول طعام چند لمحہ قیلولہ فرماتے۔ بعد از قیلولہ نماز ظہر پڑھتے اکثر ایسی وضو سے نماز عشا بھی پڑھ لیتے تھے۔ اور بعد ظہر بھی تلاوت فرماتے۔ بعد از ان اون لوگوں کی طرف جو سائل معرض گزار ہوتے تھے متوجہ ہوتے۔ کسی کے حق میں دعا فرماتے۔ کسی کو تعویذ عنایت کرتے۔ کسی کو پانی دم کر دیتے۔ پانی گرم کرنا اکثر صبح کی سنت و فرض کے درمیان وقت ہوتا تھا۔ اکثر ایوس العلاج آپکی دعا سے صحت یاب ہوئے۔ بعد از نماز عصر ختم شریف حضرت محمد مصوم علیہ الرحمہ کا پڑھا کرتے۔ وہ یہ ہے۔ اول آخر درود شریف سو سو بار۔ درمیان ہم اعظم یعنی آیتہ کریمہ لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین۔ پانچ سو مرتبہ۔ اور خاص خاص احباب کو بھی اسلی اجازت و تاکید فرماتے۔ آپ ہمیشہ نماز باجماعت ادا فرماتے۔ بعد از نماز مغرب کھانا تناول فرما کر نماز عشا اول وقت ادا فرما کر استراحت

فرماتے۔ اور بعد از صبح تا طلوع آفتاب اور بعد از عصر تا غروب کلام کرنے سے احتیاط فرماتے۔ اور آپ
 سفر میں ہمیشہ مسجد میں ہی قیام فرماتے تھے۔ اور خود بھی فرمایا کرتے کہ نہ میرا باپ دادا کسی کے گھر پر
 ٹھہرے۔ نہ میں کسی کے گھر پر ٹھہرتا ہوں۔ اور فرماتے کہ میں خدا کا بہان ہوں خانہ خدا میں ٹھہرتا ہوں۔
 ایک بار مستری غلام محمد صاحب چوب فروش امرتسری نے ایک مکان آپ کی خاطر ہندو سرداروں
 سے لیکر اسکی صفائی وغیرہ کا خرچ اپنی طرف سے کر کے خوب مکان تیار کرایا۔ آپ وہاں پر پہنچے
 تو بعد مشکل ایک رات گذاری صبح کو اٹھ کر فرمایا کہ دل کو بہت تنگی ہے۔ اس جگہ میں نہیں ٹھہرتا۔ احباب
 نے عرض کی کہ مستری صاحب نے نہایت محنت سے مکان صاف کرایا ہے۔ آپ بلا پرسش اٹھ کر مسجد
 شیخ خیر الدین صاحب مرحوم میں تشریف لے گئے اور وہاں پر قیام فرمایا بعد ازاں ہمیشہ وہاں ہی سال
 بسال قیام فرماتے۔ بعد معلوم ہوا کہ جبکہ وہ مکان تیار کیا گیا تھا تب سے اس میں کوئی مسلمان نہ رہا تھا
 بلکہ ہمیشہ کفار ہی رہتے تھے۔ آپ کی ماتمہ مبارک میں عقیق کی تسبیح جو عمدہ کشادہ دانے والی ہو موجود
 رہتی۔ خاص کر جو تسبیح مکہ معظمہ سے آئی ہو وہ زیادہ پسند خاطر ہوتی۔ آپ سوائے چند قیمتی قوت الاموت
 کے اور کسی چیز کی طرف راغب نہ تھے۔ آپ ذکر حق کو ہی غذا سمجھتے تھے۔ باوجود سو برس سے زیادہ عمر
 شریف پانے کے آپکا حلیہ مبارک نہایت ہی عمدہ اور بدستور تھا۔ چہرہ مبارک گندم گون سرخ تھا۔ بینی
 دراز۔ ریش مبارک کے بال سفید اور لمبے۔ جن پر آپ حنا لگایا کرتے تھے۔ سر مبارک کے بال بصورت
 بزلف لمبے شانوں تک معلق رہتے۔ قدم مبارک نہایت ہی موزوں اور لمبا کشادہ پیشانی۔ آپ کے
 بغلون میں پیدائش ہی بال نہ تھے۔ آپ نے کبھی چہرہ مبارک پر استرہ نہیں پھرایا۔ آپ سونے کے وقت
 ہمیشہ سرمہ لگایا کرتے۔ سرمہ طاق طاق سلایان لگاتے۔ آپ کی انگلیاں مبارک باریک تھیں۔ سینہ
 مبارک کشادہ جسم بہت نرم۔ باوجود ضعف عمری کے بینائی و شنوائی میرا کچھ فرق نہ تھا۔ آپ جب بازار
 میں سے چلتے تو سر پر لونگی اوڑھ کر چلتے۔ باوجود اس پرانہ سالی کے چار چار میل پیدل چلتے اور جوانوں
 آگے بڑھ جاتے۔ سچ ہے سدا قوت جبریل از مطہر نبود نہ بود دیدار خلاق وجود ہما ہمچنین بس
 قوت ابدالان حق ہم ز حق داد نہ از طعام و از طبع ہما آپ گاہے گاہے کوئی شریف نود قار سے
 بھی پیرا کرتے۔ دیوان عبدالرحیم صاحب صوفی کا اکثر آپ کو یاد تھا۔ آپ کبھی کسی خیال میں مجھ کو
 فرمایا کرتے۔ مہیبات۔ مہیبات۔ اور کبھی کبھی فرمایا کرتے۔ آخر فنا آخر فنا۔ آپ حلقہ کے وقت اکثر

یہ اشعار پڑھتے ہیں یا رسول اللہ النظر حالنا یا جیب اللہ لسمع فالتا یا انشی
 فی بحر ہم مغرق + خذیدی سہل لنا اشکالنا + کبھی یہ پڑھتے ہیں ان
 الرسول لنور لیثفاویہ + منہدک من سیوف اللہ مسلول + کبھی کبھی یہ
 اشعار پڑھتے ہیں ہرچہ در کائنات بنیم + ہمہ را نور ذات بنیم + من کہ در ذات او شدم
 فانی + کے بسوے صفات بنیم + آپ دوستوں کو مخاطب فرما کر پڑھاتے ہیں ذکر کن ذکرنا
 ترا جان است + پاکی دل ز ذکر رحمان است + کبھی یہ پڑھاتے ہیں ہر دم خدا را یاد کن
 دہائے غمگین شاد کن + بیل صفت فر یاد کن مشغول شود ذکر ہو + کبھی کبھی یوں فرماتے ہیں
 غافل کفر است + پنهان در وجود آدمی + این چنین کافر شدن را حاجت زنا نیست + ایک دن
 فرمایا کہ فقیر کے نزدیک دنیا وغیرہ کی وقعت و غرت مجھ کے پر کی برابر بھی نہیں۔ آپ ہر ایک یار
 دوست سے نہایت خلق و محبت سے پیش آتے اور کبھی کبھی گلے بھی لگا لیتے آپ نے کبھی کسی اپنے
 غلام کو لفظ مرید سے یاد فرمایا۔ بلکہ اس لفظ سے نفرت رکھتے تھے۔ چنانچہ ایک دن ایک صاحبزادے
 نے جو کہ آپ کے بنیرہ میں فرمایا کہ فلان شخص ہمارا مرید ہے۔ آپ سخت ناراض ہو گئے صاحبزادہ صاحب
 نے کہا کہ آپ تو آپ مجھ پر ناراض ہیں نماز پڑھنی چھوڑ دی۔ لوگوں نے کہا کہ نماز کیوں چھوڑ دی تو
 جواب دیا کہ حضرت صاحب ناراض ہیں تو نماز کا کیا فائدہ۔ نماز کی قبولیت تو آپ کی رضامندی پر
 موقوف ہے۔ آخر ش حضرت قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کو خبر کر دی گئی تو آپ نے فرمایا کہ نہ میرے باپ دادا
 نہ میں نے کبھی کسی کو لفظ مرید سے پکارا لو کہان سے اسکے قابل ہو گیا۔ جاؤ۔ نماز پڑھو۔ آئندہ کسی
 یار کو لفظ مرید سے نہ پکارنا۔ آپ کی کرامات کا تو شمار ہی نہیں۔ آپ کی بڑی کرامت یہ بھی کہ ہزار
 بد معاش بد خیال بد عقیدہ آپ کی برکت سے اپنی عادات و عقاید کو چھوڑ کر یکے مسلمان بن جاتے یہ
 کرامت سب کرامتوں سے بڑھ کر ہے۔ ایک مرتبہ ایک سیدوں کاؤن جبین سوائے ایک دو
 گھروں کے سب شیوہ تھے۔ آپ کے تشریف لانے سے وہ سب لوگ تائب ہو کر اہل سنت و صوفی
 بن گئے۔ یہ سب کچھ ایک ہی دن وقوع میں آیا۔ وہی لوگ جو صحابہ کرام کو ہزار لغتیں بیجا کرتے تھے
 وہی مؤمن صادق و صوفی کامل بن گئے۔ اسی کو کہتے ہیں کمال۔ یہ ہے کرامت سع پلٹ دی
 پھر اک آن میں اون کی کایا + کیونکہ قدیم سے مثل مشہور ہے۔ سع جل گردد جلیت بزرگ گردد +

یعنی پہاڑ کا ہل جانا مشکل نہیں مگر عادات قدیمہ کا بدلنا مشکل ہے۔ چنانچہ العادۃ لا یرد الا
بعد الموت کا بھی یہی مقصد ہے۔ مگر خدائے اپنے دوستوں مقربوں کو یہ طاقت بخشی ہے کہ
فاسقون قاصرون کو ایک ساعت میں عابد و زاہد بنا دیتے ہیں۔ وہی زانی چور و شرابی بعد از توبہ
علاوہ سچے نمازی ہونگے۔ تہجد گزار ہو جاتی اور بد کاموں سے تا دم مرگ بچتے۔ اہل کرامت یہی ہے
جو دائم ہے۔ جس جگہ آپ تشریف رکھتے وہاں پر ہمیشہ خیر و برکت کے آثار موجود رہتے۔ چنانچہ
راولپنڈی محلہ لمہار میں میان وارث کی مسجد میں آپ ہمیشہ قیام فرماتے تھے۔ ایک دن اتفاقاً
بعد از مغرب مسجد کا دروازہ بند تھا چراغ کا گل گر گیا مسجد کے اندر جو نرم گاس کا فرش تھا وہ تمام
جل گیا۔ مگر جس جگہ آپ تشریف رکھتے تھے وہاں پر ایک تنکا بھی نہ جلا۔ میان پر بخش صاحب ساکن
موضع گر جائنصل چھاؤنی راولپنڈی جو ایک معتبر بزرگ حضرت قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کے غلاموں سے تھا
اوسنے بیان کیا کہ ہمارے گاؤں میں پانی نہ تھا کیونکہ پہاڑی زمین نہیں دور دور سے پانی لاتے تھے
ایک دن حضرت قبلہ عالم حضرت علیہ الرحمۃ کی خدمت میں عرض کیا کہ زمین پتھر ملی ہے پانی کی سخت
وقت ہے آپ نے اوسکو ایک خاص جگہ تبا کر فرمایا کہ یہاں پر کنواں نکالو۔ خدا پانی دیگا۔ چونکہ وہ
معتقد و مخلص تھا اُسنے اسی جگہ کنواں کھودوایا چار سو روپیہ صرف کیا پانی نہ نکلا۔ جب اوس کے
پاس پیسہ بھی نہ رہا تو سرکار انگریزی میں درخواست کر کے امدادی طور سے چار سو روپیہ اور لیا۔ وہ بھی
صرف کیا۔ مگر پانی نہ نکلا۔ جب نہایت مایوس ہو گیا تو حضرت قبلہ عالم دوبارہ تشریف آور ہوئے تو اس نے
مسجد مذکور میں رد کر عرض کی مجھے اور تو کوئی تکلیف نہیں مگر لوگ طعن کر کے کہتے ہیں کہ تیرے پر اچھے
ہیں جنہوں نے تمکو برباد کر دیا۔ یہ بات سن کر آپ لیٹے تھے اوتھکر حاضرین سے کہا کہ پیر بخش کے حق
میں دعا کرو۔ آپ نے بھی دعا کی۔ فرمایا میان پر بخش جاؤ گہراست خدا پانی دیگا۔ پیر بخش جب اپنے
کنوئین کے پاس پہنچا تو سچے وہاں پر جمع تھے۔ کنوئین میں پتھر پھینکتے تھے ایک بچے نے کہا کہ بابا پانی
اگیا ہے۔ پیر بخش نے دیکھا تو کنوئین میں تہہ زمین سے اگزا اور پانی خوب جوش سے اُڑ رہا ہے گویا غیب سے
ایک نہر آرہی ہے۔ پھر پیر بخش نے کہا کہ میری دیکھتے دیکھتے وہ پانی کنارہ سے کچھ کم نیچے رہا باقی تمام پر
ہو گیا۔ بعدہ پیر بخش نے ہر چند کوشش کی کہ وہ پانی کچھ کم ہو تو کنواں سخت بنا یا جاوے مگر وہ پانی
خشک نہوا بلکہ وہ ترقی پر ہی رہا۔ کیونکہ وہاں تو رحمت کا چشمہ تھا پانی بھی نہایت سرد اور میٹھا اور

اور پسند تھا۔ اور ان ہی ایام میں ایک شخص محمد بخش نام نے خواب میں دیکھا کہ آپ حضرت قبلہ عالم بابی صاحب علیہ الرحمۃ تیرا شریف سے وہ پانی لاکر اس کنوئین میں ڈال رہے ہیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ امرت سر سے واپس ہوتے وقت موضع ڈیر یا نوالہ تحصیل رعیہ میں پہنچے۔ وہاں پر ایک شخص قدیم خادم ولی داد خان نے عرض کی کہ میرے گہرین چھ لڑکیاں ہیں اور لڑکا ایک بھی نہیں۔ آپ نے قند سیاہ پڑھ کر دیا اور فرمایا کہ اپنی بیوی کو کھلا دو اور دعا فرمائی اور فرمایا کہ تمہارے گہر میں خدا لڑکا عنایت کرے گا۔ اوسکا نام محمد شریف رکھنا۔ چنانچہ سال آئندہ جب تشریف لائے تو ولی داد خان نے وہ بچہ حاضر کیا اور کہا کہ یہ وہی بچہ ہے کہ جسکا نام آپ نے محمد شریف رکھا ہے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ موضع علی پور سیدان حضرت شاہ صاحب کی زمین میں پانی نہ تھا آپ کی برادری نے صد ہارویہ خرچ کر کے کنوئین لگائے مگر پانی نہ نکلا۔ جب وہ لوگ مایوس ہو گئے تو اسی اثنا میں حضرت قبلہ عالم علیہ الرحمۃ تشریف لائے تو سب لوگوں نے پانی کے نہونے کی شکایت کی آپ نے فرمایا کہ اب لگا دو خدا پانی دیگا۔ جب کنواں لگایا تو خدا نے بے انداز و بے حساب پانی دیا۔ حالانکہ اوسکے گرد و نواح کے کنوئین اسی طرح خشک رہے اور اس کنوئین کا پانی باوجود جاری رہنے کے ایک شست بھر پانی کم ہوا۔ خدا کی شان ہے کہ جس طرح آپ کی ذات مبارک منظر فیوض تھے اسی طرح آپ کی اولاد بھی بقول الولد بسیر لاکیمہ عام و خاص کے واسطے خیر فیض ہیں۔ آپ کے پانچ صاحبزادے تھے جنہیں سو دو تو انتقال کر گئے تھے۔ اور تین صاحب کمال موجود ہیں۔ اور در دراز مثل علاقہ دھنسی و کیمبسی۔ و پٹوہار و اوآن۔ و بلند رال۔ و چکار۔ و پونچھ و کشمیر و کوتاہاں وغیرہ میں اپکا فیض جاری ہے۔ اور تینوں صاحبزادگان صاحب ارشاد ہیں۔ ہزار ہا لوگ اذکر فیوض و برکات سے حصہ لیتی ہیں۔ اللہم زدو و زدو۔ اب جو بڑے صاحبزادے ہیں اودنکا اسم شریف احمد نبی صاحب ہے۔ اوندکے بعد دوسری کا نام حضرت سعید شاہ صاحب ہے اور تیسرے کا نام حضرت قادر شاہ صاحب ہے۔ الحمد للہ کہ سب صاحبزادے صاحب یمینی و اقبال ہیں۔ اور سب صاحبزادے با اولاد ہیں۔ آپ چند روز علیل ہوئے اور تاریخ ۲۹ محرم ۱۳۱۵ھ ما بین ظہر و عصر کے انتقال فرمایا۔ آپ کی آخری وصیت جو احباب کو فرمائی تھی یہ ہے۔ (۱) جس جگہ جاؤ یا روں میں حمد و شکر نہ چھوڑ جاؤ یعنی یار و نکو بوجہ تکلیف کے یہ کہن کا موقع نہ ملو کہ شکر الحمد للہ پیر صاحب کے (۲) یار و نکو اسپین حسد و کینہ نہ چاہئے بلکہ جسکو خدا خیر و برکت دے اس سے مستفیض ہونا چاہی۔ (۳) سفر میں ذکر کو نہ ہر حال مقدم رکھنا چاہئے اگر ذکر میں کوئی قصور واقع ہو۔

مین واقع ہو تو اس جگہ نہ رہنا چاہئے۔ کیونکہ وہاں کے لوگ فیض سے محروم رہینگے۔ (۴) یارون کے ساتھ
سیر کے واسطے نہ جانا چاہئے جب تک وہ از حد خوانان نہ ہوں۔ (۵) پیر کو بلا انتظار و ملاقات یارون کے
جاننا بہتر ہے۔ تاکہ لوگوں کو کسی قسم کا خیال نہ پیدا ہو۔ خدا کی شان ہے کہ آپ کی محبت و شفقت ہر ایک کی
دل میں ابتدا ہی سے جاگیر تھی اور ہر ایک کے دل کو اول ہی سے تسخیر ہی اس واسطے ازراہ شفقت۔
کثرت محبت آپ کا نام والدین نے حاجی گل بھی رکھا ہوا تھا اور اکثر اسی نام سے آپ کو بلایا جاتا تھا۔
عمر شریف آپ کی غالباً ۱۰ برس تھی۔ مرقد شریف آپ کا موضع چور کا شریف اور لفظ مادہ تاج و ثغات
حضرت شاہ ہے ۛ

(۳۶) حضرت شاہ جماعت علی ہون میری شفیع ۛ مصدر فیض کرم نجم الہدی کیواسطے
سید و حاجی و عالم حافظ و کامل فقیر ۛ منبع حلم و حیا نور و ضیا کیواسطے
وہ بہارستان احمد کو جو تازہ پھول ہیں ۛ ہو فدا یہ جان دل اس خوش تھا کیواسطے
اس ولی کے زیر سایہ کھینکونین میں ۛ نور چشم سیدہ خیر النساء کیواسطے
فائدہ۔ ام شریف آپ کا جماعت علی شاہ صاحب اور عرف حافظ جی صاحب ہے۔ آپ حافظ قرآن ہیں۔ آپ
حاجی بھی ہیں۔ آپ سادات میں والدین کی طرف سے حسنی و حسینی ہیں۔ آپ نے قرآن مجید حافظ شہاب الدین
صاحب علی پوری سے حفظ کیا ہے۔ اور کتب فارسیہ مولوی عبدالرشید صاحب پڑھیں۔ اور
ابتدائی کتابیں مولوی عالم کی جماعت کی مولوی حافظ عبدالوہاب صاحب امرتسری سے پڑھیں۔
بعد ازاں مولانا مولوی غلام قادر صاحب بہرہ روی سے جو جماعت مولوی عالم کے مدرس تھے پڑھیں۔
اور مولانا مولوی مفتی محمد عبداللہ صاحب ٹوکی سے پڑھتے رہے۔ پھر سہارنپور میں مولوی محمد ظہر صاحب
مدرس اول مظاہر علوم سے پڑھتے رہے۔ اور مولانا مولوی ادیب کامل مولانا مولوی فیض الحسن صاحب دستار
الکلی سے پڑھتے رہے۔ اور بعد ازاں مولانا مولوی محمد علی صاحب ناظم ندوہ کانپوری سے پڑھتے رہے۔
بعد مولانا فاضل کل مولوی احمد حسن صاحب کانپوری سے علم حاصل کیا۔ غرض کہ کتب محفول و مستقول
و تفسیر و فقہ و حدیث و غیرہ علوم کے تمام کین۔ اور استادوں سے اسانید حاصل کیں۔ اور ان ہی

ایام میں آپ شاہ صاحب حضرت مولانا مولوی محمد فضل رحمان صاحب نقشبندی مراد آبادی کی خدمت میں پہونچے اور حضرت مولانا صاحب نے نہایت ہی محبت و اخلاص سے اپنا کلام مبارک اپنی سر مبارک تار کر حضرت شاہ صاحب کے سر پر رکھا جو حال شاہ صاحب کے پاس موجود ہے۔ اور اپنا پس خوردہ پانی تبرک کے طور پر دیا اور فرمایا کہ پی لو۔ اور بہت سے وظائف و اوراد کی اجازت دیکر فرمایا کہ جاؤ خدا کو یاد کرو۔ بعد ازاں حضرت قبلہ عالم حضرات صاحب قبلہ حاجات و کعبہ مرادات حضرت بابا جی فقیر محمد صاحب علیہ الرحمۃ تیرا ہی کے خدمت بابرکت میں حاضر ہو کر خرقہ خلافت حاصل کیا۔ اور اس طریقہ انبیۃ نقشبندیہ کو از حد ترقی و عروج دیا جس قدر حضرت شاہ صاحب مدظلہ پر حضرات صاحب علیہ الرحمۃ مہربان تھے۔ میری خیال میں کسی اور پر اس قدر نہ تھے۔ چنانچہ پہلی باب جب آپ چوہر شریف حضرات صاحب کے خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے نہایت مہربانی سے رخصت کیا اور سٹیشن بتلگر جو دو کوس کے فاصلہ پر ہے وہاں تک ساتھ ہی تشریف لائے اور اپنے دست مبارک تار کر حضرت شاہ صاحب کے سر پر رکھ دی اور بہت دیر تک جناب شاہ صاحب کے حق میں دعا بخیر فرماتے رہے۔ پھر ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ جب حضرت شاہ صاحب کو موضع کوٹلی سیدان ضلع سیالکوٹ میں اجازت طریقت و بیعت عنایت ہوئی تو اُس جگہ اُس وقت میان کریم بخش صاحب مرحوم بھکوالی اور مولوی غلام نبی صاحب قریشی چکی کے روبرو جناب حضرات قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے جملہ حضرات نقشبندیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہمارے مبارک سلسلہ وار لیکر فرمایا کہ جیلج مجھ کو ان حضرات رحمۃ اللہ علیہم سے یہ سلسلہ نقشبندیہ پہونچا ہے اسی طرح آپ کو بھی اجازت بخشا ہوں۔ بعد ازاں اپنا سر مبارک برہنہ کر کے دیر تک دعا فرماتے رہے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بابا حسن و امین مرحوم امرتسری اور بابا سیف الدین قلعی گہر صاحب امرتسری نے عرض کی کہ آپ صاحبزادگان میں سے کسی صاحب امرتسری میں نہیں مرتبہ ہی سوال کیا گیا۔ اپنے جواب دیا۔ وقت رخصت ہوا تو حضرت قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے اپنا پیر میں سیاہ اپنے گلے تار کر حضرت شاہ صاحب کے گلے میں ڈال دیا۔ اور فرمایا کہ مبارک ہو۔ بابا حسن و امین صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ شاہ صاحب مجھ کو اپنی فرزندوں سے بڑھ کر میں کچھ کم نہیں۔ حسن اتفاق سے چاروں صاحبزادگان بھی اُس وقت موجود تھے۔ اور حضرت شاہ صاحب کو ہمراہ بابا حسن و امین کے امرتسری بھی دیا یعنی اپنی فرزندوں کے عوض حضرت شاہ صاحب کو ان کے ہمراہ

کر رہا بھان اللہ۔ ایسا ہی سوتلہ ایک دفعہ منتری غلام محمد صاحب چوب فروش امرتسری کے گہرین ہی ہوا تھا۔
ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ وضع ٹہلے کے یاروں نے یعنی چوہدری پیر محمد صاحب اور فقیر محمد صاحب و
عبداللہ صاحب نے نہایت عجز سے آپ قبلہ عالم کو اپنے گاؤں بھانے کی درخواست کی تو آپ نے فرمایا کیا ایک
ضروری کام کی وجہ سے میں نہیں جاسکتا البتہ اگر مجھ کو دیکھنا ہو تو میری جگہ شاہ صاحب کو دیکھ لو یہ
سب صاحبان تاحال زندہ ہیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مسجد مولوی عبدالحکیم صاحب والی سیالکوٹ میں
حافظ کرم الدین صاحب وزیر آبادی باہر سے آئے تو حافظ مہر دین صاحب نے جو حضرت قبلہ عالم کے خاص
درباری تھے کہا کہ اٹھ کر معالقم کرو حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ یہ تو حافظ صاحب ہیں فقیر تو ہر اک
شخص کا جو حضرت قبلہ عالم کا غلام ہے خادم ہے حضرت قبلہ عالم لٹے ہوئے تھے اٹھ کر دعا فرمائی اور فرمایا کہ خدا تیرا
ثانی کرے۔ بعد ازاں فرمایا کہ شرفاء کا یہی خیال ہوتا ہے۔ اسکے بعد حضرت قبلہ عالم کا انتقال ہو گیا۔
جب حضرت حنین شاہ صاحب خلیفہ حضرت ہادی صاحب علیہما الرحمۃ کے وفات کی خبر سنی تو ہاتھ
اٹھا کر دعائی مغفرت کی۔ بعد ازاں فرمایا کہ فقیر تمہارے حق میں یعنی حضرت شاہ صاحب کو حق میں
برکت و ترقی مدارج کی واسطے دعا کرتا ہوں۔ اور حضرت قبلہ عالم علیہ الرحمۃ ہمیشہ حضرت شاہ صاحب کے حق میں
غایب اند دعا فرمایا کرتے تھے چنانچہ خدا نے وہ دعائیں قبول کیں اور شاہ صاحب کا نور تمام دنیا میں پھیلا۔
یہاں تک کہ شہر امرتسر و لاہور و قصور و فیروز پور و بیکانیر و سیالکوٹ و جہون و جلال پور جٹان
سرحد تبتی و دہلی و کشمیر و اسلام آباد و بارہ مولہ و پشاور و راولپنڈی و کوٹاٹ و کوٹہ وغیرہ و دیگر
دیہات متفرقہ میں خلق اللہ کو اس قدر فیض و برکت سے سیراب و خوشحال کیا کہ آپ کا نام باعث نزول
برکات ہو گیا۔ اور ہزار ہا لوگ چاہ گمراہی سے نکل کر خیمہ ہدایت کی طرف آئے اور آتے جاتے ہیں۔ اور
کئی لوگ جو شریعت سے منحرف تھے وہ منبع حق بن گئے۔ کئی اشخاص عیسائی ہو گئے تھے۔ وہ بھی مسلمان ہو گئے۔
چنانچہ چند نام عرض کرتا ہوں۔ (۱) ایک شخص رحمت علی نام ساکن موضع پنجگرا میں باجوہ جنوری ۱۹۶۲ء
میں عیسائی ہو گیا تھا۔ وہ شخص ۴۲۔ نومبر ۱۹۶۲ء میں آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہوا۔ (۲) ایک شخص عبداللہ نام
نام عیسائی ہو گیا تھا وہی شخص ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۸۲ھ میں آپ کے ہاتھ سے مسلمان ہوا۔ (۳) حافظ مولوی
نبی بخش امرتسری عیسائی ہو گیا تھا وہ بھی آپ کے ہاتھ سے مسلمان ہوا۔ (۴) ایک شخص محمد عاشق قصوری
عیسائی ہو گیا تھا۔ وہ بھی آپ کے ہاتھ سے مسلمان ہوا۔ علاوہ ازیں کئی لوگ ہندو آپ کی بیعت کر کے نماز

شاہ صاحب کے
ہاتھ پر
نور تمام
دنیا میں

و ذکر و فکر و مراقبہ میں مصروف ہیں اور دلی طور سے پورے مسلمان اور کفر و شرک سے سخت بیزار ہیں۔ آپکا
 اکثر مخالفین حق سے مقابلہ ہوتا ہے تو ہمیشہ فتحیاب و کامیاب ہوتے ہیں۔ اہل شرعیت میں بہت سی لغو
 فرماتے ہیں یہاں تک کہ اشیاء ساختہ کفار سے اور تمباکو نوشی اور دیگر اشیاء مکروہ سے شدت منع فرماتے
 ہیں۔ اور ادنیٰ ادنیٰ مستحب کو بھی ناکید سے فرماتے ہیں۔ آپکے والد ماجد قبلہ گاہ صاحب وقت کے بزرگ
 و صاحب ارشاد تھے۔ آپ ہی اپنی نظیر تھے۔ سو برس سے زائد انکی عمر شریف تھی۔ انکی زیارت سے خدا
 یاد آتا تھا۔ صورت پاک بھی قابل زیارت تھی۔ انکی وفات شریف ۲ ماہ صفر ۱۳۳۲ھ میں ہوئی مزار شریف
 انکا موضع علی پور سیدان تحصیل سپر ضلع سیالکوٹ۔ ان کا عرس شریف ہمیشہ وہاں پر ہی اہتمام نظام
 سے ہوتا ہے۔ اور انجناب بغیر حضرت حافظ جمال شاہ صاحب کے اور دو برادر صاحبان بھی ہیں۔ ایک بزرگ جنکا نام نامی
 سید نجابت علی شاہ صاحب ہیں اور ان کی تجارت اسپان ہے۔ اور ایک برادر خور و جنکا نام
 سید صادق علی شاہ صاحب ہے وہ زراعت وغیرہ میں مصروف ہیں۔ اور نیز تعویذات وغیرہ
 میں بھی خوب ماہر ہیں۔ اور حضرت سید ناصر شدنا شاہ صاحب کے تین صاحبزادہ ہیں۔ ایک کا
 نام حافظ سید مولوی محمد حسین صاحب ہے۔ جو کہ علوم عربیہ کی تحصیل میں ساعی ہیں۔ اور
 کتا بن قریب الانتمام ہیں۔ دوم فرزند سید حافظ خاوم حسین صاحب ہیں یہ بھی بعد از حفظ
 تحصیل علوم عربیہ کا ارادہ رکھتے ہیں۔ سیوم فرزند جنکا نام سید نور حسین صاحب ہے۔ یہ ابھی نابالغ ہیں۔
 نقل ہے۔ کہ ایک دفعہ ایک شخص آیا اور عرض کی یا شاہ صاحب میری دو بہنیں کم جاتی رہی ہیں۔
 اگر وہ دستیاب ہو جاویں تو میں دونوں للہ نذر کروں گا۔ آپ نے فرمایا کہ ایک للہ دو کیونکر مسجد
 جو تمہارے ہی گاؤں میں تیار ہو رہی ہے اس پر اسکی قیمت لگائی جاوے گی۔ اس نے کہا کہ نہیں میں دونوں
 نذر کروں گا۔ غرض کہ یہی تکرار ہوتا رہا۔ اسی اثنا میں آپ نے دعا فرمائی اور کچھ چیرٹ بکری دی۔ خدا کی
 فضل و کرم اسید وہ دونوں بہنیں گم شدہ دستیاب ہو گئیں۔ آپ نے اسکو بلوایا اور وعدہ یاد کرایا۔ اور
 بعد از حیل و بہانہ کے انکار ہی کر دیا۔ اور کہنے لگا کہ میں مینے کی طاقت نہیں رکھتا۔ آپ نے فرمایا کہ
 جسکی نذر کی تھی وہ خود ہی لے لے گا۔ چنانچہ وہ دونوں بہنیں بہت ہی جلدی یکے بعد دیگرے گئیں
 نقل ہے۔ کہ ایک حکیم صاحب بڑے لائق فائق تھے۔ انکے پاس ایک شخص گیا کہ ہمارے حضرت شاہ صاحب
 کے سر مبارک میں کچھ قدرے درد سا معلوم ہوتا ہے۔ حکیم صاحب نے ذرا مذاقی اوہوں نے کہا کہ

بس در دوسرے یا اور بھی کچھ۔ یہ کلام تشخیر میں نہ کہہ کر دوا دیکر کہا کہ یہ دوا پلا دو
آرام ہو جائے گا۔ ایک شخص غیر نے آنکر حضرت شاہ صاحب کے خدمت میں آکر کہا کہ آج
فلان حکیم صاحب نے یہ کلمہ گستاخی کا آپ کی شان میں کہا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے
مرنے جینے کا کیا ہے ہم کو مرنا جینا برابر ہے۔ ہاں البتہ مرنا اوسکا برا ہے جسکے بعد
کوئی صورت بہتری کی نظر نہیں آتی۔ جسوقت یہ کہا تو رنگ چہرہ مبارک کا سرخ ہو گیا تھا
ابھی دور وزہی گزرے ہونگے کہ وہ حکیم صاحب ایسے عارضہ میں مبتلا ہوئے کہ کل لینا
اور انگریزی معالجوں نے زور لگایا مگر وہ خدا کے حکم سے مر ہی گئے۔ عارضہ بھی معمولی عیس بول
تھا۔ +

ابھی حال ہی کا ذکر ہے کہ مرزا غلام محمد قادیانی ہمیشہ بذریعہ اشتہارات اپنا فتویٰ
ہونا لکھا کرتا تھا۔ آجنگ اوسکو کبھی کسی صوفی کا مقابلہ نہ پڑا تھا۔ اتفاقاً ۱۹۰۴ء ۲۷ اکتوبر
کو سیالکوٹ آیا۔ حضرت شاہ صاحب کے فریق کی طرف سے ہرچہ بذریعہ اشتہارات و خطری
مرزا کو بلایا پر وہ نہ آیا۔ دم خشک رہ گیا۔ اس قدر ذلت و ندامت لیکر واپس گیا کہ
یا الہی پناہ تمام خلقت بذطن ہوگئی۔ جس قدر مرزا کی بیعت کو تیار تھے وہ سب کے
سب حضرت شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر سلسلہ بیعت میں داخل ہوئے۔
وہاں پرائیٹ پتھر مرزا پر اس قدر بر سے کہ الامان۔ دیکھو ضمیمہ البدر ۲۴۔ اکتوبر
۱۹۰۴ء۔ جس قدر مرزا وہاں سے ذلیل ہو کر نکلا۔ اوس طرح کسی کو ذلت نصیب نہیں
ہوئی۔ صد کیا ہزار لوگ مرزائی عقیدہ سے تائب ہو گئے۔

جس طرح اور کمالات حضرت شاہ صاحب کے ہیں اون کے ساتھ یہ بھی ہے کہ آپ کی
توجہ زیادہ تر انگریزی خوانوں پر غالب ہے۔

علم تصوف کی اشاعت آپ کے نزدیک اہم المقاصد ہے۔ چنانچہ آپ
کے سرپرستی سے رسالہ الوار صوفیہ لاہور سے ماہوار جاری ہے۔
جس میں بڑے بڑے انگریزی خوانوں کے اور علماء متصوفین
کے مضامین عمدہ درج ہوتے ہیں۔

سیالکوٹ کے مسلمان تو اس قدر محفوظ ہوئے کہ وہاں مکی بچہ سچہ سخت نفرت و حقارت سے مزاجی کو
 یاد کرتے ہیں۔ اور حضرت شاہ صاحب کے حق میں دُعا میں دیتے ہیں۔ بندہ نے ایک کتاب عمدہ
 مزار کی ترویج میں لکھا ہے۔ کوئی شخص چھپو اگر اللہ تقسیم کرادے تو غازیوں میں قیامت کو اٹھے۔ میں
 نقل ہے۔ کہ ایک دفعہ دو قومیں جو تعداد میں بشارت میں آپس میں سخت لڑی اور خوشی غمی کے کل تعلقاً
 معاملات قطع ہو گئے۔ ہر خند گوناگون شجورین کی گئیں کہ اون میں اصلاح ہو مگر نہ ہوئی۔ آخر حضرت
 شاہ صاحب نے ہر دو فریق کو بلوا کر خند کلمات پند امیز فرمائے موثر حقیقی کی تاثیر سے فوراً صلح ہو گئی۔
 نقل ہے۔ کہ ایک دفعہ ایک شخص اس قدر علیل ہوا کہ اس کی حیاتی کی منقطع ہو گئی تھی۔ بلکہ حالت
 نزع مشہور ہو گئی تھی۔ آپ کو اطلاع ہوئی تو آپ نے تشریف لاکر کچھ پڑھ کر دم کیا اور کچھ پانی دم کر کے
 پلایا نہ لے اسی وقت شفا بخشی۔ آپ کی جن خدام و احباب پر نظر عنایت و شفقت ہے وہ اپنے اپنے
 مقامات و حالات میں اچھے ہیں۔ آپ کے چند خدام صاحب ارشاد و مجاز ہیں۔ ایک کا نام مولوی صوفی
 محمد حسین تی۔ اے قصوری ہیں۔ یہ بزرگ اپنی کار و بار و ملازمت میں زیادہ مجبور ہیں اسلئے
 اس کا بر تقدس کی طرف بہت کم توجہی رکھتے ہیں۔ دوم صوفی غلام محی الدین خان صاحب امرتسری
 فی الحال وار کشمیر ہیں۔ یہ صاحب کچھ قدر سے اس کا بر تقدس کی ترویج میں مشغول ہیں۔ سبب وجہ غائب نظر
 ظفر علی صاحب پسوری ہیں۔ جو کہ حتی الامکان خدمت خلق و یاد حق میں بہت مشہور و معروف ہیں۔
 خداوند کو زیادہ ترقی دے۔ آمین۔ چہارم خواجہ احمد شاہ صاحب قریشی امرتسری ہیں۔ یہ حضرت
 ایسے خوش نصیب ہیں کہ حضرت شاہ صاحب ابتداء سے تا حال ہمیشہ ان ہی کے مکان پر تشریف رکھتے ہیں۔
 اور خواجہ صاحب بھی بخلوں دل و نیت صادق سے نہایت ہی خدمت و تواضع میں سامی رہتے ہیں۔ مگر
 افسوس کہ جو کام ان کے سپرد کیا گیا ہے اس سے دل چراتے ہیں۔ اسکی حکمت خدا جانے پنجم مولوی سید
 محمد شفیع صاحب بھرتھوی۔ یہ صاحب اخلاق و اہل درد تھے افسوس کہ یہ انتقال فرما گئے۔ اللہم
 اغفرہ والرحمة

خلفاء

(۳) بخشدے مان باپ بیرو اور محب اقرابہ جملہ شہدائے حسنین و کربلا کی واسطے
 فائیدہ۔ ہر اک انسان کو لازم ہے کہ اپنے والدین شریفین کی اتباع و محبت و شکر گذاری میں دم

معروف ہے۔ کیونکہ مان باپ کی نافرمانی و عاق کی کوئی عبادت مقبول نہیں۔ اسی واسطے قرآن احادیث میں کئی مقامات پر بعد از خدا کے والدین کو مقدم رکھا گیا ہے۔ اَلَا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِنَّ اَشْكُرَ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ذَرَبْنَا الْخَفَرِ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاٰخِرَانَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ۔ یعنی مان باپ کے ساتھ نیکی کرو اور اذکی شکر گزاری کرو۔ اور یوں کہو کہ اسے رب ہماری بخش ہم کو اور ہمارے والدین کو اور ہمارے سے پہلے ایمان داروں کو۔ ہمارے حضرات اہل کشمیر کو مسلمانوں میں جو فاتحہ خوانی کی رسم ہے انہی آیات کا نتیجہ ہے۔ یعنی جو مکمل ہو گیا ہے اس سے یہ بھی مراد ہو سکتا ہے۔ بعض کتب مضمرہ میں لکھا ہے کہ جو شخص اپنے مان باپ کا نافرمان ہو اور والدین اس پر غصہ کر کے مر گئے ہوں تو اگر ان کو بعد مرنے کے راضی و خوشنود کرنا چاہتا ہے تو ہر روز دو غل بہ نیت رَضَاءَ لِلْوَالِدَيْنِ۔ پڑھے۔ اور ہر رکعت میں بعد از فاتحہ آیتہ الکرسی تین بار سوزہ اخلاص تین بار پڑھ کر سو سو بار یہ آیت کریمہ اُوْن مِّنْ رَّبِّنَا غُفْرٰی وَلِوَالِدٰی وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ۔ پڑھ کر اس کا ثواب بھوج والدین و اقربا کے بخش دیا کرے۔ خدا اذکوا اس فاتحہ خوان کسب فیاضی کر دیگا اور قیامت میں والدین کو فرمان بردار ثابت ہوگا۔ یہ عمل ہر دم ہی جائز تو ہے مگر رات کو بہر حال بہتر ہے۔ دوست و اقربا کو دعا و فاتحہ خوانی میں شامل کر لینا ایک تو علامت ایمان ہے دوسرا دعا کی قبولیت کا باعث ہے۔ تیرے سب لوگوں سے بہتر ہونے کی دلیل ہے۔ خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَنْفَعُ النَّاسَ ط اللَّهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا دَامَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ الْحَدِيث +

(۳۸) عاجز مسکین کو یارب و جزا خیر یوں + خیر دنیا خیر دین خیر الوری کیواسطے

فائدہ۔ الحمد للہ کہ ابتدا بھی آپ ہی کے نام سے ہوا اور اختتام بھی آپ ہی یعنی حضرت سیدنا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک پر ہوا۔ اس عاجز مولف شجرہ طیبہ مذاکا نام والدین مرحومین نے خیر شاہ و خیر الدین رکھا تھا۔ اور میں نے اسکے علاوہ اپنے تالیفات و مکتوبات میں محبوب احمد رکھا اور وجہ اس نام کی یہ ہوئی کہ اکثر اشخاص سادہ خیال بوجہ نقد شاہ کے اس مولف کو سادات سے سمجھ لگے اور بعض خطوط بھی آتے رہے کہ خیر سید خیر شاہ

لکھا ہوا تھا لہذا چونکہ یہ غلطی تھی اور اگر میں خاموش رہتا تو گنہگار پورا ہوتا لہذا یہ نام بھی مجموعہ رکھا۔
 بندہ کی جائے سکونت و ولادت بلدہ امرت سر ہے۔ آباء و اجداد اصل میں تنوطن کشمیر کے تھے پھر بوجہ
 تجارت کار و بار امرت سرائے مقیم ہوئے۔ اور یہیں پر تمام عمر بسر کر کے راہی ملک بقا ہوئے۔ بندہ نے
 اول قرآن مجید و بعض کتب فارسیہ اپنے والد مرحوم سے پڑھیں۔ بعد ازاں کچھ ترجمہ فرقان حمید اور
 کتب صرف و نحو و فقہ جناب مولانا بالفضل اودنا حضرت مفتی شہید مولوی غلام رسول صاحب
 قاسمی حنفی نقشبندی کشمیری علیہ الرحمۃ سے پڑھیں۔ اور دیگر بعض کتب مختلف بزرگوں سے پڑھیں۔
 بعد ازاں اسی شتیان میں تھا کہ والدین مرحومین اس دار فانی انتقال فرما کر دار البقا کی طرف منتقل ہوئے۔
 اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيَوْمِ الْحَسَابُ ط
 چونکہ اس قسم کے صدقات متواتر وقوع میں آئے تو طبیعت کو ایک عجیب اضطراب و قلق پیدا ہوا۔
 اور ہمیشہ دل پر غم و الم کے آثار نمودار ہوتے تھے۔ بچپنی کی حالت اکثر رہتی تھی۔ ان ہی ایام میں
 جناب فیضیاب حضرت قبلہ و کعبہ حافظ حاجی صوفی سید مولوی جماعت علیشاہ صاحب علی پوری
 حنفی نقشبندی مجددی نوری مدظلہ امرت سر شریف لائے۔ لوگ یوں مایوس و متفیض و مرید ہوتے
 گئے۔ بندہ جب دستور خاندان آبائی ماہ رجب سنائیون شب معراج ۱۲۹۹ھ میں نجدت اقدس
 حضرت مشاہد صاحب حاضر ہو کر سلسلہ مقدسہ نقشبندیہ تیرا ہیہ رضوان اللہ علیہم میں داخل ہوا الحمد للہ
 کہ اس احقر کو اپنے قبول فرمایا۔ مع بدین کالائی پر عیسیم بدیدی و خریداری ۱۰ کئی برس تک تو حضرت مشاہد
 صاحب کی قدم بوسی و ہمرکابی میں دیہات و جنگلات ضلع سیالکوٹ و گجرات۔ جناب پیر و تصوف و
 لائل پور وغیرہ کی سیریاخت کی بعد ازاں دل میں خیال پیدا ہوا کہ انسان اگر چہ گناہوں کا پتلا اور برائیوں کا
 مجموعہ ہے۔ مگر ہر دی و خیر خواہی خلق اللہ بھی اسی کا حصہ ہے۔ اور انسان سے اگر اور کوئی عمل عمدہ ہو کر
 تو ہر دی و خیر خواہی کی بھی خاصہ عمل ہے۔ پس بدین خیال باوجود اپنی کم علمی کے تصنیف و تالیف کو احسن
 الاعمال خیال کر کے تحریر و تقریر میں دست اندازی کی حالانکہ یہ کام میری لیاقت و طاقت سے بہت پرہیز
 تھا مگر یاد ادا پیران طریقت کتب مفصلہ ذیل وقتاً فوقتاً طبع کر اگر خالص اللہ تقسیم کر کے گئیں اور کچھ
 تصنیفات تیار بھی ہیں اگر کوئی محب اسلام ہو تو تیار شدہ کو طبع کر اگر تقسیم کر دے تو نہ ہوش قسمتی۔
 رسالہ فتح اسلام موضع دھڑک ۱۳۱۲ھ ماہ رمضان میں ایک مناظرہ ڈاکٹر سہری و دیگر پادریوں

کے ساتھ ہوا تھا جس میں اہل اسلام کو قلب و فتح ملے ہوئے اور یہ ایسے یوں کو سخت شکست دہی یہ رسالہ تقسیم ہوا تھا۔

رسالہ الفرقان میں الحق البطلان ۳۱ء میں غیر تقلید نے دربارہ مولود شریف خندہ تلامذہ اڑھایا تھا تو اذکار اعتراضات کا جواب کامل ہوا اور مولود شریف کا جواز اولہ شریف ثابت کیا گیا ہے جس کا جواب تا حال کسی غیر تقلید سے نہیں دیا گیا۔

رسالہ ضرب شدید بر حکم تقلید اس سال میں جو تقلید کے لائل قتل قتل ایسے طریق سے درج ہیں کہ ہندو پجاری کے غیر تقلید اس کا جواب دیا جو گویا اس میں ایک تودہ منظرہ جو ۱۲۲ء ماہ جاوی الاول میں موجود تھا تحصیل رعبہ میں غیر تقلید کے ساتھ ہوا تھا اور سرگردہ غیر تقلید کا فرار مہاجنا اور اہل سنت تقلید کا فتویٰ اب ہوا اور تمام تحصیل رعبہ کو لوگوں کا غیر تقلید سے متصف بلکہ ناخوش و غریب شریع ہے۔ دوسرا مولوی شاعر اللہ شاعر اور قسری غیر تقلید کو رسالہ الحمدیشکندہ کا جواب کامل دیا یہ رسالہ بھی مفت دیا گیا تھا۔

رسالہ سیف حامی بر دین شاہ جیلانی اس سال میں فیضان اللہ پرنس کا جواز اور مخالفین کا اعتراضات کا مختصر جواب یہ رسالہ بھی مفت تقسیم ہو گیا تھا۔

رسالہ دریہ خیر و در بیان لوا را احمد یہ میں حضرت علیہ السلام کا ذرا الہی ہی پیدا ہوتا باقی مخلوق نور محمدیہ پیدا ہونا اولہ صحیحہ و براہین تعلیمیہ ثابت کیا گیا کہ کوئی گھما قرآن کی قی نہیں ہے۔ یہ رسالہ بھی وقف کیا گیا ہے۔ رسالہ احسن الکلام فی حیات مسیح علیہ السلام اگرچہ اس سے پہلے صدائے رایل حیات مسیح کے متعلق عجیب و غریب بیانیہ رسالہ تیار کیا گیا تھا اس کی ہر تقریر صورت بیان یہی عجیب ہے اس میں حیات مسیح علیہ السلام کو دلائل عقلی نقلی اور مزاجی کا اعتراضات کا جواب اور دیگر سوالات کو جوابات اور حضرت علیہ السلام کی حیاتی کا ثبوت کتب معتبرہ اہل سنت اور علماء دین شریفین کا فتویٰ کفریہ مرزا کے حق میں اور عقائد مرزائیہ کا بیان اور اگلے جو جو غریبی تفصیل اور صدی علیہ السلام کا خروج اور رجال کمال کی بحث اور نزول مسیح وغیرہ کی تحقیق نہایت کافی طور پر درج کی گئی ہے۔ غرض کہ یہ کتاب ایسی ہے کہ اسکے بعد کسی اور کتاب کی پوچھنے کی ضرورت نہیں۔ اگر ایک عالم بھی یاد کر لے تو کل مرزا یوں پر غلبہ ہو گا۔ یہ کتاب تا حال طبع کی محتاج ہے اگر کوئی باہمت با غیرت مسلمان چھو کر اللہ تقسیم کر دے اسکے لئے ہے غیب۔

رسالہ رجم الشیاطین بحکم اسکم الحاکمین۔ یہ پوریوں کا اعتراضات کا جواب ہے۔ اس میں تحقیقی و الزامی جوابات

ہین اور کثرت از دو واجی و جہاد اسلامی تعلیم سی و شصت و کفارہ وغیرہ کی مفصل بحث ہو۔ عیسائیوں کو ہر ایک سائے میں عمدہ رک دیکھی ہو۔ یہ بھی تا حال طبع نہیں ہوا۔ اگر کوئی ہمدرد اسلام و مائنی دین چھپوا کر وقف کر دے تو قیامت کو درجات پاوے۔

رسالہ لکچر پردہ سہین مخالفین اسقام کے اقرار انکے جو مسلمانوں پر دہ مروجہ پرکے جاتے ہیں عمدہ جوابات ہیں اور نیز علماء کرام مثل مولانا مفتی عبداللہ صاحب ٹونگی اور مولانا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی وغیرہ کے فتاویٰ ہیں بلکہ بعض دیوثوں نے غیر تون کو غیرت جبروت دلائے کی غرض سے چند مدبر عاقبت اندیشوں نے ہندوؤں کے تہذیبی بھی شریع میں یہ رسالہ اہل اسلام کو نہایت ہی مفید ہے مگر افسوس کہ تا حال سود و خیار ہے کوئی صورت چھاپنے کی نہیں اگر کوئی چھپا دے تو بہت ہی بہتر ہے۔

رسالہ مصاصم مدیہ علی اعداء نقشبندیہ سہین چند مسائل کا تحقیق ہے جو کہ اہل ایمان کو واسطے از حد مفید ہو۔ ناظرین پڑھ کر لطف اٹھاویں گے۔ ابھی زیر طبع ہے۔

رسالہ گلزار علی پور۔ اس رسالہ میں ہمارے خاندان نقشبندیہ تیسرا یہ کی بزرگوں کی حالات میں یہ ابتدا میں نوحید الحکیم تاجر کتب مال بازار نے از خود چھپ کر قیمت ۴ فروخت کیا تھا۔ اب دوبارہ ضرورت پڑی تو اس میں پہلے سے دوحہ زیادہ اور مضامین بیرونی میں اسکا نام فیضان علی پور رکھا گیا ہے۔ خداوند کریم رحیم اپنی فضل و کرم سے بلیغ حضرت اہل اللہ اسکو قبول فرماویں اور سامعین و ناظرین کو شفعہ شمع کرے آمین! آمین! آمین! پاک چہرہ دگار ارجمہ الراحمین باکرم الناکرین سے التجا ہے کہ سب مسلمانوں کا خاتمہ ساتھ ایمان کامل کے کرے۔ اور سب مسلمانوں کو اپنے حبیب پاک اور اولیاء صلحان عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔ اللہم الفیر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم وجعلنا منہم و آخر دھراننا ان الحمد للہ رب العالمین وصلى الله على خير خلقه محمد وآله وصحابة وازواجه وذرياته واجباؤه اجمعين الى يوم الدين بعدد كل شئ من ايامك

تمام شد در ماہ محرم ۱۳۲۳ھ

مؤلف خادم خادمان حضرت شاہ صاحب علی پوری مدظلہ یعنی فقیر محبوب احمد المعروف عاجز غفرلہ
غفر اللہ لہ ولوالدیہ بحق حبیبہ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام